





# معلومات فوقانی

معروف بنام

## تحقیق الحروف

ANB  
27-10-64

جسین استعالات حروف معنوی کو الفت یکساں مع ذکر نظام و مشملہ کلام ہائے زبان و فن

مخزن شیخ زبان آور کامل نظر محقق علوم و فنون صاحب فضیلت و ہنر

مفتی غلام صفدر صاحب پوری تخلص بہ فوقانی

اسٹوڈنٹ جوئیرو نیکیو لاکلاس اوپ پنجاب یونیورسٹی کالج و جماعت طب بیت العلوم پنجاب

بامید قدردانی

فلاطون فطنت سارطو حکمت فاضل عصر و الکیمی و بلیو لٹیر صاحب بہادیر اکبر

جسٹر اردو بانی پنجاب یونیورسٹی کالج لاہور تالیف کیا اور

فی الحال حسب اہم اشوارا صرائع نقین کے باجارت صنف صنف لکھنو

مطبع نامی منشوری نشو و بین طبع بین مطبوع ہو

۱۴۰۴ھ







۲۹۱۵ ۵۵۵  
ف ۳۳ م ۲

BRARY, A.M.U.



U20365

۲۰۳۶۵



جدید و سپاس پیدا حضرت خالق جن و انسان صانع کون مکان  
کو لایق ہے جس نے انسان کو مشق خاک سے پیدا کر کے عقل فہم و ہم  
حس مشترک خیال عطا کئے نباتات جمادات حیوانات اپنی کمال صنعت  
سے بنائے شہر

تعالیٰ صانع ملک حکیم	یصور صنعتہ مالا یصور
----------------------	----------------------

قلم دوزبان اس کی حد میں بربان و حیران ہے اور مل قلم نقش دیوار  
سرگردان لولہ مشغولی

الہی توئی مالک جسم و جان	توئی دانی ملک کون مکان
ضیا بخش دلہائے انسان توئی	شہنشاہ تسلیم دوران توئی
تو نور تو شد جلوه محرم	عیان شد ز تو نور شام و بگاہ



خبر گیر حال غریبان تولی	نصیبہ وہ ہے نصیبان تولی
کس بیکسانی پر ہے ویران	سیر فسادان سرور و سروران
توان تین ناتوانان تولی	بحسب جہان قوت جان تولی

اور درود نامحدود خاتم النبیین شفیع المذنبین کی ذات مبارک پر ہمیں نے خالق  
عالم کو سید ہمارستہ دکھلایا چاہ ضلالت سے نکال کر شہتہ ہدایت پر پہنچایا

ہدی الناس حقاً بیدیان	کتاب لہ جار بالہدیان
-----------------------	----------------------

صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم شعر

علیہ افضل الصلوٰات حقاً	من الرحمان ذی فضل العظیم
-------------------------	--------------------------

### مولفہ - مثنوی

جناب محمد رسول خدا	بشکل مددگار و مشککشنا
محمد نبی و محمد ولی	محمد غنی و محمد سخی
محمد شفیع ہمہ بندگان	محمد خبردار و راز نہان
سلاطین عالم گدائی درش	ہمہ تاجداران فدائی سرش

حمد و نعت سے بعد احقر ہندوگان ربانی مفتی غلام صفدر فوقانی نشانی نائل  
فضائلت - ابن فضیلت تاب سخنور نامور مولانا مفتی غلام سرور صاحب  
سرور و طاہر کرتا ہے کہ میں نے پہلے بھی ایک کتاب انشاء صفدری نام لکھی تھی کچھ  
دفعہ چھپ چکی ہے اور اب یہ چند سطرین اپنے دلی شوق سے حروف تہجی کے لغوی ہمنون  
اور ان کے اقسام اور تبدلات وغیرہ میں کتب اساتذہ مثلاً جواہر الحروف - تحفہ العجم -  
ہفت قازم - مولانا سائندہ - گلبن اکبر - مخزن الفوائد - غیاث اللغات - ضوابط عظیم -



دارالافاضل۔ برہان قاطع وغیرہ وغیرہ سے انتخاب کر کے لکھے ہیں۔ اور تحقیق الحروف  
 نام رکھا ہے۔ ارباب علم و فضل سے بحکم الانسان مرکب الخ اور مقتضائے شعر  
 بپوش گرجھٹائے رسی و طعنہ فرن کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نہو  
 خطا نہو سے جو کہین سرزد ہوا ہو معافی کی امید کی جاتی ہے +

## قطعہ تاریخ اختتام کتاب تحقیق الحروف از مولف

معدن تنظیم تمبیق الحروف  
 ۱۲  
 گفت کہ علم تحقیق الحروف

طرف تر تحقیق فوقانی ست این  
 دل بسال اختتام این کتاب

## پہلا باب فارسی زبان کی تحقیق میں

فارسی زبان کی سات قسمیں ہیں درسی پہلوی۔ پارسی۔ ہردی۔ سگرمی۔ زاولی  
 شغدی۔ درسی۔ اس فصیح زبان کا نام ہے کہ جسمین نقصان نہو۔ مثلاً ابریشم  
 و مشک و ہند و اسکندر و اشتر وغیرہ کہ یہہ مثالین غیر الف درسی نہیں ہیں  
 اور کہتے ہیں کہ درسی اہل بہشت کی زبان ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 بھی فرمایا ہے کہ ساکنان بہشت کی زبان عربی پارسی درسی ہے۔ بلکہ چوتھے آسمان  
 کے فرشتہ بھی لغات درسی سے گفتگو کرتے ہیں۔ اور بعض کی یہہ رائے ہے کہ ہمیں  
 اسفندیار کے زمانے میں جب بہت دور دور کے ملکوں کے ہندے اُسکے پاس  
 آتے تھے تو انہیں سے کوئی ایک دوسرے کی زبان نہ سمجھتا تھا۔ بہن نے تجویز کی کہ  
 پے والشمند و نچہ سیج فارسی زبان وضع کی ہے درسی ہے اور ہاوشا ہون کی دریا



میں ہی اسی زبان میں گفتگو کرتے ہیں پس حکم دیا کہ اُسکے تمام محروسہ اور مقبوضہ  
 ملکوں میں اس زبان میں گفتگو کی جائے۔ درسی اس کو اس سبب سے کہتے ہیں کہ جو شخص  
 دروازہ سے باہر آتا تھا اسے منکلم ہوتا تھا۔ مگر دروازہ کوہ سے ہی منسوب ہے چنانچہ  
 عبد الواسع انسوی کہتا ہے کہ درسی وہ زبان ہے جسے دیہاتی لوگ پہاڑوں کے  
 درون وغیرہ میں تکلم کرتے تھے چونکہ یہ زبان زبان غیر سے مخلوط نہ تھی اسلئے  
 اسکو فصیح کہتے ہیں اور ایک فہرنگ میں لکھا ہے کہ درسی قدیمی پارسی ہے بعض  
 اہل تحقیق کا بیان ہے کہ یہ چند شہروں کی زبان ہے اور وہ شہر بلخ بخارا۔ بدخشان  
 مروہین۔ پہلوی پہلو سے منسوب ہے اور پہلو فتح لام سے پارس کا باپ اور  
 سام بن نوح کا بیٹا تھا بعض کہتے ہیں کہ پہلو سے اور پہلو ولایت رے۔ صفہان  
 اور دیور ہے یعنی اُس ولایت کے آدمیوں کی۔ بان ہے اور پہلو فتح لام سے ایک شہر  
 کا بھی نام ہے پس یہ زبان اس شہر سے ہی منسوب ہو سکتی ہے بعض کی رائے ہے  
 کہ نواحی صفہان کی زبان ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ پہلوی یا تخت کیان کی زبان  
 ہے تیسری پارسی یہ زبان پارس پہلو بن نوح کے بیٹے سے اسلئے منسوب ہے  
 کہ وہ اپنے عہد میں پارس کا مالک اور وہ ملک اُسکے نام سے موسوم تھا چنانچہ  
 اب تک وہی نام مشہور ہے اور شیخ حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ پارسی پارس بن عامر  
 بن لافت بن نوح کے بیٹے سے منسوب ہے اور بعض بیان کرتے ہیں کہ فارسی  
 پرم بن ارغش بن نوح کے بیٹے سے ہیں پرم کے دس بیٹے تھے ولاور اور شجاع  
 چون کہ تازی زبان میں سوار کو فارس کہتے ہیں اسلئے یہ زبان اس حکم موسوم ہو  
 قدیم میں ہی تمام مالک ایران کو پارس کہتے تھے جو چون کے کنارے سے فرات



تک ہے اور باب الا ابواب سے دریا سے عمان تک زمانہ دراز کے گزرنے اور تغیرات زمانہ کے سبب سے ہر ایک ولایت کسی ایک نام سے موسوم ہو کر آپس سے جدا ہو گئی، مثلاً، خراسان کہ قدیمی فارسی میں مشرق کو کہتے ہیں چنکہ وہ ولایت خطہ کے شرقین واقع ہے اس کا نام خراسان رکھا گیا ہے ہذا القیاس عربی زبان کے بعد ہر ایک زبان سے فضل فارسی ہے حضرت رسالت پناہ نے ہی اس زبان سے گفتگو کی ہے چنانچہ ابولیت فقیہ ترمذی اپنی ایک تصنیف میں لکھتے ہیں کہ حضرت خاتم المرسلین نے ایک شخص کو کہ خدا کو دیکھا پوچھا کہ خدا شہی گفت بے نوم و مذکر و ایما کہ خدائی چرا نمی پیری چنانچہ اگر قدرت نذری ہوئی فوج کن اگر بران ہم قادریتی کنجشکے ولیمہ ساز۔ یہ زبانیں متصل ہیں اور باقی چاروں متروک ضرورت شعر کے لیے ان زبانوں کا کوئی لفظ باندھا جاسکتا ہے مثلاً

### قسم - شعر

جان بدہ قاسم پیش آن دولب	یک گرمی کن جمنہ ایام را
امیر و ہومی - بیت	
اسے وہلی واسے بتان ساوہ	پاک بستہ و گو شمر کی نہادہ

### دوسرا باب حروفِ جمعی کے لغوی معنوں اور ان کے اقسام و تبدلات

حروفِ حرف کی جمع ہے اور حرف فتح اول سے لغت میں بمعنی سخن طرف کنارہ البشمیر اور صملاخ نحات میں وہ لفظ کہ اور کلمہ کے انضمام سے سوا اسکے معنی مفہوم نہیں مثلاً عربی میں قرن و قرن و علی و علی و فارسی میں آرزو و پروتا ہیں۔ اور کسر



اول سے کسب کرنا اور ضم اول سے حب الرشاد کہ فارسی میں سپندان کہتے ہیں اور ہندی میں لون کہ تخم ترہ تیرک ہے ۔

**تہجی** فتح اول و دوم و تشدید جیم سے لغت میں ہجو کہنا اور حروف مفردہ کو باہم ضم کرنا کہ با تائنا الخ ہیں وہ آٹھ کلمہ کہ حروف تہجی سے جلون کے طور پر ترتیب اجراء

کے لیے مرکب کیے گئے ہیں یہ ہیں اول ابجد - دوم ہوز - سوم حطی - چہارم کلن - پنجم سعفص - ششم قوشت - ہفتم ٹخز - ہشتم ضفغ - ان کے معنی (دارالافاضل)

میں اسطرح لکھے ہیں کہ ابجد بمعنی الی و جد فی المعصیت یعنی میرا پاپ کہ آدم تھا گناہ میں پایا گیا یعنی اُس سے گناہ سرزد ہوا ہو بمعنی اتبع ہوا اپنے اپنی لفانی ہوا یا حرص کی

پیروی کی - حطی بمعنی حط و توبہ بالتوبہ و استغفار یعنی توبہ و استغفار سے اُس کے گناہ کم کیے گئے - کلن بمعنی تکلم بکلمتہ قتاب علیہ بالقبول والرحمۃ یعنی اُس نے ایک کلمہ سے

کلام کیا پس اُس کی توبہ قبول ہوئی سعفص بمعنی ضاق علیہ الذیاء فیض علیہ یعنی دنیا اسپر تنگ کی گئی ہے اور وہ اسپر ہینکا گیا - قوشت بمعنی اتوبہ نہ فشر ف بالکرامتہ

یعنی اپنے گناہوں کا اقرار کیا پس شرف کرامت پایا ٹخز بمعنی اخذ من اللہ قوۃ بمعنی خدا سے قوت لی ضفغ بمعنی سد عنہ شیخ الشیطان بالغریمت یعنی اُس سے شیطان کا تباہی ڈالنا

غریمت بمعنی کلام حق و توحید سے بند کیا گیا - بعض لکھتے ہیں کہ ابا جاد ایک بادشاہ کا نام ہے جسکا مخفف ابجد ہے اور باقی کے سات کلمے اُس کے سات بیٹوں کے

نام ہیں اور بعض کا قول ہے کہ مراد نام ایک شخص تھا کہ خط لکھنا اُس کا ایجاد ہے اور یہ آٹھ کلمہ اُس کے آٹھ بیٹوں کے نام ہیں مگر صاحب ضوابط عظیم نے ان کے

معنی اسطرح بیان کیے ہیں کہ ابجد آغاز کو یعنی شروع کیا - ہوز در پوست یعنی ملا -



حاصل واقع شد یعنی مطلع ہوا۔ کلین سنگو شد یعنی باتین کرنے لگا۔ بعض اوقات  
یعنی اُس سے سیکھا تو پشت ترتیب کر دینی لگا کیا۔ غنڈہ نگاہداشت یعنی محفوظ رکھا۔  
ضائع تمام کر دینے ختم کیا اور اعداد میں اُن کی ایسی ترتیب ہر کہ قطعہ

یگان شم از اسجد حساب تا حطی	اپس انگ از کلن دو وہ است تا بعض
پس انگ از قرشت تا ضلع غمر صدگان	دل از حساب حمل شد تمام ستخلص

اور حروف تہجی مفرد کی تین تین ہیں ۴

اول مسروری جو د و حرفون سے لکھے جاوین باتا نا وغیرہ و کسر ملفوظی جو تین  
حرفون سے تحریر ہون (مثلاً) تجم دال ال وغیرہ تیسرے مکتوبی کہ تین حرفون سے لکھے جاتے  
مکتوب کا آخر کا حرف قسم اول سے ہو (مثلاً) تسم نوں و اداس پھل قسم کو علم حاصل و بدائع میں  
مکتوب متوی بھی کہتے ہیں وہ آٹھ حرف جن کا استعمال فارسی میں نہیں اور عربی سے تھوڑے  
یہ ہیں۔ اول ثا۔ و کسر حا۔ تیسرے صاد۔ چوتھے ضاد پانچویں ط۔ چھٹے ظ۔ ساتویں عین۔  
آٹھویں قاف۔ اور چار حرف پہلے و کاف عربی میں نہیں فارسی سے مختص ہیں ۴

## الف

لغت میں فتح الف اور سکون لام سے عدد نہار و کسر الف و سکون لام سے دوسری  
و یار دودست و فتح الف و لام سے محبت و دوسری و اختلاط و فتح الف و کسر لام سے  
مرد جو اور دخی و عمر بے زن و مجرد اور نام ایک حرف کا حرف تہجی سے جب کا ایک عدد  
وہ ایک ستیم خط ہم کہ لفظ کے آخر یا درمیان میں ساکن بے ضقطہ زبان واقع ہوتا ہے  
پس اگر وہ خط مستقیم اجد لفظ میں تہجی یا درمیان یا آخر لفظ میں ساکن بے ضقطہ زبان واقع  
ہو تو اسکو عمر کہتے ہیں اگر حرف و محاورت اہل فارس عرب میں اگر ساکن ہو تہجی کو دھاتوں



مین الف کہتے ہیں اس حرف کو کنایۃ ذات احدیت اور قامت محبوب اور سرور ہی سے تشبیہ ہی دیتے ہیں اور الف کشیدہ سے شرمسار ہونے اور ابجد خوانی کی ہی مراد رکھتے ہیں فارسی میں اسکی اہتیس قہین ہیں **اول الف زائد مثلاً**  
**سبز رنگ سزارنگ مولانا منظر - بیت**

تازہ باد گل عیش از نفس مشکائین	نوش بادت می بصل از چشم سزارنگ
--------------------------------	-------------------------------

**ایضاً مولانا جامی - بیت**

بگفت این در کشید از زیر بستر	چو بید برگ سزارنگ خنجر
------------------------------	------------------------

**بیت**

خاقانیا اگر تو سخن نیک و انبیا	پندے گویت مشغور ایچانیا
--------------------------------	-------------------------

و دوسرے الف بدل کہ باے موحده سے بدلے مثلاً اسخیدن و بسفدین یعنی آمادہ ہونا و علیٰ ہذا القیاس بسفدہ ابو شکور شاعر

تن و جان چو ہر دو زود آمدند	بیک جاے ہر دو بسفدہ شوند
-----------------------------	--------------------------

**دآفدہ مسعود سعد سلمان -**

خاطر حال تو غارت کرد	کنج آسفدہ نہان قلم
----------------------	--------------------

اور دال محلہ سے مثلاً بدان و بدین کہ اصل ہیں بآن و باین تہا مثال حفظ - شعر

ہمین بہت خاصیت کف و دین	بدان خویش بداند و نیکان بدین
-------------------------	------------------------------

اور زار تازی سے مثلاً ہا و گفتم و باز و گفتم اہل خراسان کا محاورہ ہے اور کاف فارسی سے مثلاً اور گنج و گنج ضم اول سے شہر خراسان کا نام ہے اور لام سے مثلاً

**سگ آبی دسگ لابی یعنی جانور آبی پور بہاری جامی - بیت**



کرچہ سنگ لابی بدریا در شود	پستیش کندہ خواہم چون نیک
<p>نیک فتح فانون سے ایک جانور سفید رنگ کا نام ہے اور نون سے مثلاً اغول و تغول و اوم معروف سے کہ مخفف جسکا اغل و تغل ہے بمعنی وہ جگہ جو کربوں کے غلہ کے واسطے جنگل میں بنائی گئی ہو اور یہ ترکی لفظ ہے مولانا روم بیت</p>	
غم غورید ہر شترہ نبرد و رین افل	ترا کہ ہر پستی اندو ماہر سر کوہ بر شرف
دیگر	
ہر کہ گوید کہ منم بر سر شاخش ہر خم	کین حرم عشق بودامی حیوانیت نفل
<p>و آوروں و ناز و بھنے جنگ جہاں اور داو سے مثلاً اریج و درنج یعنی مرفق و تناف و تلیخ بمعنی درخت و یکسان و یکسوی بمعنی برابر و جان ہون او شاد و جلالی بیت</p>	
شمارا ہجان ہر کہ ہیر و ن شوید	سر خویش گیرید و یکسوی شوید
دوان و دہون عہد القادریابی - بیت	
آنکہ مرچ شاہ خواندار دہون	از دانش بومی نیک آید برون
اور ہاے ہوز سے مثلاً انبار و نہار ابن یحییٰ - بیت	
توئی کہ ہمت تو سر ہران فرو نارد	کہ در امور جہان با فلک بود ہیار
مولوی روم - بیت	
یہ توئی دوراے ہمہ انگر چہ بدو	کہ در خیال در آرد کسے ترا انبار
<p>و یا سا و یا سہ بمعنی رسم و قاعدہ مثلاً ان و ایسویں چون بمعنی انیون و رد کہ داو کا ہے اور یا سہ تخانی سے مثلاً ارغمان و یرغمان رشید الدین سلطانی بیت</p>	
ہم خواستہ بختجو ہم باقترب جو	از خصم خویش برون ازمن تو یرغمانا



واکدش و یکدش یعنی دو تخته بنیامین - بیت

چند بنیامین کہ نرگس بے می از تالیر شا  
ایکندستی و مخموری چو چشم یکدش

تیسری ربط یعنی لفظ است شعر

درینا گردن طاعت نہادون  
گرش ہمراہ بودی دست رادون

یعنی درین است عمری - بیت

این جام کہ از رای منیر تو فلک خست  
زودا کہ کند غنچہ گل شہرت جم را

یعنی زود است اوستاد انوری - بیت

بے رونقا کہ باشد بے پاس تو سیات  
بے ہیزا کہ ماند بے تیغ تو جہت

یعنی بے رونق است و بے ہیزم است میر معری

روشنا چشم ملک سنجو درین گیتی بہ تو  
خرا جان ملک سلطان فردوس برین

یعنی خرم است و روشن است

چوتھی امالہ کہ یام معروف سے برے مثلاً کیست و حیثیت کہ اصل میں کہہ مت  
دچہ است اور یا بے مہول سے ہی بدلتا ہے مثلاً مزاج فریج کتاب کتب سعدی بیت

نہ ہر جا کہ بینی خط و لفریب  
توانی طمع کروش در کتب

پانچویں خطابی - چنانچہ لفظ گویا میں انوری - بیت

گوہر خنجر چو شعلہ بخون گویا  
لعب ہوا ہر شاداب گوہر آؤ شکست

چھٹے ملفوظ غیر مکتوب - مثلاً رعن واکہ بعض موقع میں یہ الف تلفظ سے

ساقط ہوتا ہے ہلالی - بیت

چاکویم آن زقن را اللہ اللہ  
طلوع مشدئی در آخر مہر



**ساتوین** - بمعنی جانب طوف مثلاً سر از پڑھرا بالا یعنی سر جانب زیر و بالا و سر  
و چپا بمعنی جانب راست و چپ مگر یہ الف کہی محض زائد آتا ہے خسرو بیت

سوی رہتا کہ وہ غفور جاست	ایسر حقن سوی چپ گشتہ ترست
--------------------------	---------------------------

**آٹھوین مقصورہ** - اسکو ہی یا سو سے کہتے ہیں مثلاً مصطفیٰ و مرتضیٰ  
اور کہی اسکو باعتبار کتابت یا پڑھتے ہیں مثلاً موسیٰ و عیسیٰ یا سے مدون سے  
یہ الف نسبت کے وقت واو سے بدلنا ہے مثلاً عیسوی و موسوی و مولوی وغیرہ +

**نویں تانیث** - مثلاً عقیٰ و عینی و فارسیٰ و فارسیٰ کو الف سے کہتے ہیں +  
**دسویں ابدال** - زبان عربی سے مختص ہے جب واو سے بدلے تو الف سے کہتے ہیں

ہیں اور الف پڑھتے ہیں مثلاً عصا کہ اصل میں عصو تھا تو نوین ضمیمہ سے گرجا یا  
بدلے تو یار کہتے ہیں اور الف پڑھتے ہیں مثلاً ہدی کہ اصل میں ہدی تھا +

**گیارہوین نسبت** مثلاً گندا بمعنی ناخوش و بد پور بہاری جامی بیت  
گندا و نیز ہجو پاؤں ترش چو دوغ | چون سیر گرم و خشک چو جزائے سرو

و زیبا منسوب بہ زیب بارہوین صلی سکے تقطیع دین نگہی وزن کے سبب سے  
گر جائے سیفی مصرع - روز سیفی بیہ از کا کل مشکین تو شد + کہ سیار  
کے لفظ کے از کا الف گر کہ سیہنہ مقابلہ فعلان آئینکا سجد می بیت

بدان ماند ز رشوریدہ حال	کہ گولی بگروم گزیدہ مثال
-------------------------	--------------------------

کہ اندر ز کا الف تقطیع کے وقت گرجائے مثلاً بدما فوائے اندر فوائے رشوریدہ  
وہ حال فوائے تیرہوین کلمہ کہ اصل ہووے اور ایسے حذف یا استقامت سے  
لفظ کے معنی مفہوم نہوں مثلاً خدا و جدا و گریبان و زندان صاحب ہر بان قانع



کی راہ کے موافق وہ الف کہ کلمہ کے اول آئے دو قسم پر ہے ایک **وصلی** دوسرا **وصلی** اصل کے دو قسمین ہیں پہلے وہ کہ کس طرح سے حذف نہ کیا جائے مثلاً اندام و انجام کہ ان کے محذوف ہونے سے لفظ بے معنی ہو جاتا ہے دوسرا کہ بحالت حذف بھی ان کے معنی تحقیق ہوں مثلاً افسانہ و فسانہ شعر

حیدر شش گفت من ندارم ند	او فسانہ مخوان و در گج مہر
-------------------------	----------------------------

**وصلی** یعنی ایسے لفظ کے اول زیادہ کریں کہ حقیقت میں وہ بے الف ہوا اور کلمے زیادہ کرنے سے کسی قسم کا اختلاف واقع نہ ہو مثلاً سکندر و ہکندر و شکندر و ہکندر بمعنی طائر شکاری کہ الف کے بغیر بھی یہ الفاظ درست ہیں چوہ و ہون و ندا کہ اسناد شخص شعرا سے بعد بھی واقع ہو مثلاً خاقانی و خاقانیا نوقی و فوقیا مثلاً مال فوقانی

یروسی - نظم

فوقیامی باجست لبہا کہ بغیر از تو کرا	اور مہر حرف شاد صاف حقیقت داود اند
بیازا ہد ترک سوس کن	زیار از بنیر مجوس کن

مصرع خاقانیا تو تکیہ بطاعت خود کن + وضنا جانا - ولا جانا - صدرا - خدا و خدا

الوری - بلیت

صاحب خدا خداوند اگر پابندہ گر	یاد از قرآن عالی بار گاہ تو نجات
-------------------------------	----------------------------------

عبد الواسع - بیت

پناہ امنا بجا جز تو ارا	بہا و جان و جانم لیا و سارا
-------------------------	-----------------------------

شیخ سعدی گریا بختی بر خالی + و جانا غنیمت کن بلا سوز

دلا مضمون صف چہرہ پیغمبر اشاکن	حجاب از صورت محبوب جن احمدی و اکن
--------------------------------	-----------------------------------



اتہا قادرا پرو گارا	کریا منھا آمر گارا
مثال و گیر کنہیا لال ہندی - شعر شنبی نگارین نامہ بین	
کریا مر ترا زید کری	رہی ختم بر ذات رحیمی
پندرہویں - دعائیہ کہ صیفہ امر غائب دہی غائب بین دال کے پہلے واقع ہو خواہ وعاسے نیکہ کے واسطے خواہ بد کے لیے۔ زلالی بیت	
بخون گرا بد چشم عاشق زار	کہ بیند جلوہ گاہ یار بے یار
لفظ گریاد میں دعائیہ الف ہے اور علی ہذا بر ساد و مر ساد ظہیر پانی - رباعی	
ای نوبت تو گزشتہ از چرخ ہے	بے نوبت تو بہاد عالم نفس
آواز نوبت بہر کس بر ساد	لیکن مر ساد از تو نوبت بکسے
دکناد و ہماناد و میراد و دما و حافظ - بیت	
مقام اصلے ماگوشت بخوابت است	خداش خیر دما و آنکہ این عمارت کرد
شعر	
ز بلکت ہرا گنگی دور باد	جہان آفسرین بر تو رحمت کناد
میر معری - بیت	
باقی بانیہ کہ جہان از بقائے تو	امن تمام و مصلحت بیشمار فیت
میر حسن دہلوی - بیت	
ہر تیز گیش تو مرا رحمت جان است	قربان شود اہر کہ ازین گیش باشد
کہ لفظ بانیہ شود این ہی الف دعائیہ ہے کہ الف دعائیہ جسے صیفہ اضی کہ شنبہ ہر محل نہیں مثلاً مقد و خدا و نہد و نہاد و کشاد کہ کشیدن کے مصدر سے الف عا	



کنندین

اور کشادن کے مصدر سے صیغہ ماضی ہے سو لوہوین رفع اجتماع صما  
مثلاً لفظ اندین شحر

دیگر مرد و بہ ناز سوکشتگان غولیش	جان دادہ اندو یک نفس آرام کردہ اند
----------------------------------	------------------------------------

ستروین تفضیل مثلاً اکل و فضل و شرف خاقانی نظم

احمد علی آن امام اکمل	بل الفضل و مفضل و مفضل
ما اشرف قدرک امیر پاک قدر	ما اشجع صدرک امیر بہان صدر

اٹھارہوین مکمل مثلاً ملاذاینے ملاذمن و کراینے مکرم من بیت

اے ملاذ اے معاذ مشفقاً	ساز بر عالم کرم اہر خدا
------------------------	-------------------------

انیسویں مدو وہ کہ اصل میں دو الف ہیں اور کلمات کے اول میں

آتا ہے پس ہر ایک کلمہ کہ الف سے ہے مد سے ہے قصر اور حذف سے نہیں ہے

مثلاً از کہ حص کو کہتے ہیں یا قصر اور حذف سے ہے اور مد سے نہیں ہے مثلاً از

وزیر بیٹے حفظ کرنا یا ذکرنا یا فقط قصر سے ہے اور حذف اور مد سے نہیں مثلاً

اختر و انگر یا حذف اور مد سے ہے اور قصر سے نہیں مثلاً آرام و رام یعنی قرار یا اور

قصر سے ہے اور حذف سے نہیں مثلاً آلا و الا کہ آگ کو کہتے ہیں شیخ آذری

با وج گنجد گردون از ان تباہ ہر	کہ یافت از لطف قندیل مصطفیٰ آلا و
--------------------------------	-----------------------------------

یا قنون حرکات سے متصل ہے مثلاً افسانہ و فسانہ و فسانہ یعنی قصہ کہ اصل میں سہ

چندر شرف من ندام ز	اوفانہ مخوان و رنج ہر
--------------------	-----------------------

عمادی سلطانی بیت



مردم جستم نہ ریش نہ دستا	حکمت گفتم نہ آفتا
اور سپیٹج آفکانہ و افکانہ و فکانہ یعنی بچہ نام کہ شکم گر جائے مسعود سلیمان	
شکم حادثات آستن	بہ نہیں تو آفکانہ کند
شمس فخری - بیت	
عجب گردشمن ملک در ارحام	ہگر در نیست مانند فکانہ
و آستارہ ہستارہ و شمارہ و آفیدون و فیدون و فووسی - بیت	
ز دہقان پڑا یکس را ندید	اگر شاکستہ آفیدون نہ دید
قیس - بیت	
بود ظل آنت ہمہر کہینہ خدمت قیصر	ہزاران باشند چاکر چاؤید من شوکت
آتش دتیش مولا نار و م - بیت	
موسی اندر درخت ہم تش دید	ہنر تر میشد آن درخت ز نار
ملا فونی یزدی - بیت	
اگر دقت شاشیدن ابر شد	ہمارا آتش خرمن صبر شد
بیسوین قصیدہ کہ اسماء عربی کے آخرین واقع ہو مثلاً حقا و باہ	
حفظ - شعر	
شد نایب و دیدار شش دید	ناختی حق ما گرفت حقا حق
اکیسویں الف بدصوت کہ افسوس و حسرت و مصیبت و ماتم کے مقام	
بین الفاظ نہ کے آخرین آتا ہے مثلاً ہا تفی - بیت	
میخواست مسج شد لمبیم	ورد کہ شفا شد نصیبم



ویکرمصر درینا ای فلک با من چه کردی + حفظ - شعر

درینا حسرتا افسوس و آنا	رفیق ناشد کس در بلا
-------------------------	---------------------

کہ درینا وغیرہ بین الف مد صوت با میوین الف شباع وہ ہے کہ فتح سے پڑنے سے پیدا ہو مثلاً نمک دھماک و ہمار و مار اور وہ الف کہ کلیم کے اول ہو ہر حرکت کے موافق اسکو شباع کرتے ہیں پس فتح سے الف اور ضمہ سے داو اور کسرہ سے یا مثلاً افتاد سے او فتاد و مادہ سے آمادہ اور اساوہ سے ایستادہ وغیرہ اور علیٰ القیاس سخن سے سخن شعر

بود لی بودے بیار کنون	رعل پر کن گوی پیش سخن
-----------------------	-----------------------

اور نشان سے نشان مولانا مظہر گہوڑے کی تعریف میں بیت  
بناست آنچنان کہ بیند برو سنگ

اور چاہکے چاہوک حکیم ہدی - بیت

چہ چاہوک دست بہت بازی سگال	کہ در پردہ داند نمون خیال
----------------------------	---------------------------

اور از ار سے اینار جمال الدین سلمان - قطعہ

در دیار کا نذر و اہل ہند دیا رنیت	نامگان افتادہ و در ماندہ و پابست من
یک بیک کرد غارت سیر و پایاں دہر	آہستار و سر و اینار و پاسے و پیر من

تیمیوین الف تصغیر کہ ہم کے بعد آتا ہے فرووسی مصرع کہ چون  
رزم آرد بر ہنہ تنا + یعنی تن صغیر

چو میوین الف تعظیم یہ بھی کہ بعد آتا ہے مصرع فرووسی  
چہ پیچید بر خیزشتن نیزنا + یعنی بیرن رفیع نشان چمیوین الف تحسین



مذہب کے بند آتا ہے و فانی مصریہ کو گھنا برخ باہم کہ گتم پیغم حاقظ بیت

بار گھنا کیستی گتم ثنا گو سے شدا | خرم کجا داری جو گتم سر کر سے شدا

چہ پیسویں الف تسمیہ کہ اعلام والقاب سے آخرین تعظیم کے واسطے  
آتا ہے مثلاً جلال و نظیر اطہیر و طالبانہ لاسیدہ قطعہ

شب و روز رخ و دم ماطاہا	پے جیفہ و نیوی و لکب است
مگر قول پیغیرش یاد نیست	کہ دنیا است مردار و طالب بگت

شعر صائب

ای صبا بر برگامی غنچہ نہ آہستہ پا | پاسبا ناند گلبا صبا بیا خوابیدہ است

ستائیسویں الف وصل مثلاً ابی و ابا و اھک و اھکم و اھکم و اسکندر و ابرکہ  
یہ الف مضمون میں چھہ دخل نہیں رکھتا اور اس حرف کی حرکت کا تابع ہوتا ہے  
کہ جو کلمہ کے اول ہو مگر ثنائی و ثلاثی و رباعی و خماسی میں ہمیشہ مفتوح رہتا ہے

آوردوسی - نظم

سیر شکری خواہم انجختن	ابا دیو مردم در آونجختن
ابر بارہ جنگ جوے سوار	برون آد از قلعه کو ہزار

کہ لفظ ابا و ابر کا الف مفتوح ہے و اسکندر مثلاً مولوی نظامی بیت

بقلب اندر اسکندر فیلقوس	جناے برآرستہ چون حور
-------------------------	----------------------

دہشک مثلاً مولوی روم - بیت

شیر بے گوش سرو شکم کڑ	این چنین شیعہ خدا خورد نان ریز
-----------------------	--------------------------------

واسطے مثلاً اسی - بیت

الف وصلی صلا  
یعنی بیان ہے پھر  
الف وصل اور وصلی  
میں فرق ہے



یویم نہ جویم مجھ نہ نام تو	بدو گفت ای درازی کام تو
دہشتم ناصر علی بہ بیت	
ہو در پاک بر من ہستم کن	اے از خودم ہستان و کم کن
داسم خسرو بہ بیت	
از ہنر خویش زبردست شاہ	اشکرہ را گشت بہن ہنگامہ
یہ الف اسم فعل حرف تینوں پر واقع ہوتا ہے۔	
اٹھائیسویں جمع کہ فارسی میں ہواے لفظ آٹھائیسے نہیں عربی زبان میں بہت ہے مثلاً نابیر و تراکیب و ساجد و معابد و عناصر و مرکب ملا فوفی نیروی نیزہ کی تعریف میں بیت	
گئے بر فرس چاہ بر کو شیند	پریش فدی چون غنائ کہ
اٹھائیسویں مبالغہ عربی مصدر وں میں لام کلمہ کے پہلے واقع ہوتا ہے اور باقبل اسکا مشدود ہوتا ہے مثلاً نقال بقال دستار و غفار وغیرہ۔	
تیسویں تینوں کہ اسمائے عربی کے آخرین واقع ہوا و نص کے مقام پر لکھا جاتا ہے اور وقف کی حالت میں الف پڑھا جائے مثلاً یقیناً مطلقاً قطعاً ظاہراً باطناً غالباً یہ یقینی تینوں بغنی تینوں کے مفید ہے یعنی لازمی یقین کے ایسا ہے مگر لفظ اصلا حرف ہائے (کہ حرف جارہ سے ہے) دور کر دینے سے ہے بغنی صلاً	
اصل میں باصل تھا اٹھائیسویں الف مصدر کہ اسمائے آخرین مصدر کے معنی پیدا کر کے مثلاً پہنا و لڑا خائے ہیں ہون و فلاح ہون مولوی نظامی مصرع	
پہنا شمس پہرہ را پہن سازہ اس الف کو الف نسبتی بھی کہتے ہیں اور زبان عربی	



بین مصادر زید بین لام کلمہ کے پہلے آتا ہے مثلاً تعادل و تعاضل + <b>تیسویں الف کثرت</b> ہنسی بسیار مثلاً خوشاپنے بہت خوش ملا فوقی ز	
خوشا کو از غم دنیا شد آزاد	پریش نہ فلک گو زید و جان داد
<b>شعر صائب</b>	
خوشا درو یک از چشم براندیشان نہان شد	خوشا چاکیکہ چون خراب جیب بخوان شد
<b>تیسویں الف لیاقت</b> کہ صیغہ امر کے بعد آئے مثلاً خوانا لائق خواند دو و شالائق دو شیدن حکیم اسدی - بیت	
از گمان صد دوس ہزار از شمار	از بیشان دو شاپہزار از ہزار
<b>چوتھویں الف مفعول</b> کہ صیغہ امر کے بعد آتا ہے مثلاً پذیر ایمنی پذیر شدہ	
<b>نظامی - بیت</b>	
پذیرا سخن بود شد جاگیر	سخن کردل آید بود و پسندید
<b>تیسویں الف محصار</b> کہ آئین حصر کے سنی پائے جاوین مثلاً مسددا	
<b>سعدی - بیت</b>	
سراپا شکم شد بلخ لاجرم	آپایش کشد مور کو چاک شکم
یعنی سر سے پاؤں تک چوتھویں الف فاعل کہ صیغہ امر کے بعد آئے اور فاعل کے معنی پیدا کرے مثلاً دنیا کہ میں امر ہے اور الحاق الف سے مینا ہمینی بیندہ و علی ذالقیاس دانا و جوا اور اس الف کے بعد نون ہی آتا ہے مثلاً جو یان و جریان علی فاکلمہ کے بعد آتا ہے اور بعد اسکا کسور ہوتا ہے مثلاً ناظر حافظ - بیت	
ناظر روے تو صاحب نظر اندازے	دیدہ برد کو صاحب نظر ہی بیت کرے



یہ تین دساتی کامل و جاہل و فاضل و عادل و غیرہ حفظ - شعر

نکر کن شکر گوین کہ کھن فاسے را | چشمہ بینا دل وانا و زبان گویا داد

**سینتیسویں الف عاطفہ** کہ دو کلمہ مترادف دشمن و متضاد ہیں آگاہ

اور واو عطف کے معنی دیتا ہے مثلاً لگا پور و ستاخیز و شبانہ روز و گرشاہ و زوئی کا لفظ

واو عطف کی جگہ ہے پس لگا پورے مترادف ہیں و ستاخیز و شبانہ روز و گرشاہ و زوئی

مثلاً نہ کیونکہ لگا پورے کے معنی یکساں ہیں اور رشتہ دین کے جدا جدا اور شب و

روز ضد ہیں حافظ - بیت

پیالہ در کائناتم نہ کہ اسوگر حشر | ہے زل برجم بول روز و ستاخیز

**اتیسویں الف جمال** کہ ایک کلمہ کے مترادف واقع ہوتا ہے اور پہلے

کلمہ کو دوسرے سے متصل کر دیتا ہے مثلاً گوناگون و پہاڑے و دشتا و دوش و دوش و دوش

در کنار و الامال و گوناگون میں کثرت اور بہالہ کے واسطے آتا ہے

**انچیسویں مغربی بیت**

زور یا سرچ گوناگون برآمد | زریحونی برنگ خون برآمد

**حافظ - بیت**

شراب خانگی از تر سر متعجب خور و | بروی بارہوشیم ہانگ نوش

**پاسے موحده**

اخت میں مرکب شیر الخ و جنتی ابرہاد کا مخفف کہ ایک لٹکاری جانور ہے ابجد میں

اس کے دو عدد ہیں ۱۰ اور اس حرف کے الف کے سوا بتیس قسمیں ہیں

**اولی پاسے ابدال** کہ فاسے پرے مثلاً زبان و نہ خان و زبان و نہ خان



## جمال الدین شہر یاری - بیت

چون زوزفانہ آتش خشم توئے خصم	اگر پیش خصم تو نشو و عقد تو سپہر
------------------------------	----------------------------------

## منوچہر - بیت

مرفلان زفان گرفتہ یکسر	بہشت ازفان زو دام چنبر
------------------------	------------------------

## حکیم سوزنی - بیت

یادوی کہ آن نور دین رسید مرا گفت	کردہ زفان چون زبانی آتش
----------------------------------	-------------------------

اور کاف تازی سے مثلاً بوشاسپ و کوشاسپ زر تشت بہرام - بیت

انہ در بیدار غتم نے بوشاسپ	انکویم خبرہ پیش تخت کوشاسپ
----------------------------	----------------------------

## شعر

مشنیدم کہ خسرو بوشاسپ دید	چنان کاتشے شد بدوشش پدید
---------------------------	--------------------------

اور کاف فارسی سے مثلاً باد و گالہ کہ جوال کی ایک قسم ہے اویصا بہر بیت

چون گیر در سپو ختم اندر گشن تمام	ویدم گئے فراخ بانہ گالہ
----------------------------------	-------------------------

## اوریم سے مثلاً لبالب دہالم یعنی بالمال و دوسی - بیت

نہ از شکر ماکسے گم شدہ است	انہ این کشور از خون بہالم شدہ است
----------------------------	-----------------------------------

وغرب و غزم صنم اول اور زافارسی سے یعنی دانہ انگور فخری - بیت

از دست میر شیخ سیاب ارغئے برد	لعل و عقیق روید از زر بجا و غرب
-------------------------------	---------------------------------

## ابوالعلا شوشتری - قطعہ

بیار آن کہ گواہی دہد ز جام کہ من	چہار گوہرم اندر چہار جا کے دہم
----------------------------------	--------------------------------

زہد اندر تا کم عقیقہم اندر نغمہم	سیلم اندر خم آفتایم اندر جام
----------------------------------	------------------------------



اور دوسرے مثلاً برغست و درغست بروزن بدست نام گیارہ خواب خواب و آفتاب

## مولوی معنوی - بیت

گر خروید و پوانہ شد یاب دم چو گاؤ	بر سرش چندان بزن کا ید بخواد
-----------------------------------	------------------------------

## لطف - بیت

کے تواند کہ سچو گاؤ چکار	بزد غوطہ در میانہ آو
--------------------------	----------------------

اور اسے ہزارے مثلاً بوش و ہوش بفتح بینے کروں

## دوسری برامی غایت یعنی برامی - تیسرے نجات بیت

وعدہ بستن غیر بقیامت	سرنوچ تو الہی سلامت
----------------------	---------------------

یعنی اگرچہ تاقیامت اور بعض حذف تار غایت کے بھی قائل ہیں۔

تیسرے برامی زائد کہ ہر ایک کلمہ پر جس کا پہلا حرف مفتوح یا کسبوہ کیونہی کے

مثلاً بسا زایشکن اور جس کلمہ کا پہلا حرف مضموم ہو مضموم مثلاً کن گراہل زبان کے

مخاور و ہیں کہ حالت میں کسور گرجو جب راسی صاحب ید الاساتذہ ہائے زائد

اسا اور حروف ثانیہ کے اول میں مفتوح اور افعال کے اوائل میں اکثر تکرار کسور اور کسوی

مضموم آتی ہے مثلاً فصیح فصیح فصیح آن قطرہ ام کہ بجز دورا قلند مرا۔ مثال

بہر مفتوح ہر حرف فصیح جہاں نکتہ کہ حافظ ز تو خوشنودست اور ہائے کسور

کہ عالم پر اسے مثلاً گرفت و بیرو بیرو ہزار وغیرہ مصرع و سبختی میر و اندر خارا

اور عربی بن کسور (مقولہ تعالیٰ) وَلَا تَلْقُوا بَايِدَ كَيْمَ إِلَى التَّهْلُكَةِ

## چوتھے پانچویں مرتبہ مثلاً بطلان رنم یعنی ہمراہ فلان جامی - بیت

بہ عالم میں جہاں ہر	بصانع چون نہ مشغول خاطر
---------------------	-------------------------



تحقیق الحروف

یعنی ہا صانع چرامشغول خاطرہ \* پانچویں بمعنی باوجود ہعدستی یہ

ولیکن خداوند بالا و بالا است بعضی ان در رزق برگشت نیست

یعنی ہا وجود عصیان چھٹے معنی مقدار۔ نظامی۔ مصرع بخود

غنیمت با شہار مشک : ایضاً :

بھجومی ستاندر دھقان پیر	بھمن مے فرستد بدیوان میر
-------------------------	--------------------------

ساتویں بابی ضافی کہ اضافت کے معنی دیوے سعدی مصرع

وزیر دارمی بنور محتاج نہ ہو۔

الطوبى لمن يعنى بغيره شيئاً لفظ بدو رين شيد ايصاع و اگر نیت بدو نیست هو انی

نویں ہفتی زیر۔ لطامی

چنین تا بقدر هفتاد و مرد	به تیغ آمد از روی میان در نبرد
--------------------------	--------------------------------

یعنی زیر تیغ مصرع کراپے خاطر دیکھیں گنگ و یعنی نیرنگ و سوین مبنی عوض۔ حط

پدرم روضه رضوان بدو گندم بفروخت | ناخلف باشم اگر من بچوسی بفروشم

مصراع کہ علم و ادب میفروشد بنان و دیگر بیت

نہ پرہیزگار و نہ دانشور نہ	ہمیں کہ دنیا دین سے خرد
----------------------------	-------------------------

یعنی بعض دیگندم و بعض نان و بعض دین :

تیار ہوین باہمی نحصار یعنی تمام نظامی - ع چو بچ محنت من زان سچ گندم

تکون بہت ۴ یعنی تمام محنت من اور جو کچھ بجائے لفظ تمام کے ہے ۵

بارہویں بابی اتصال - مثلاً وہیدم وساعت بداعت رنگہد برنگ

جامی مصرع نژاد حرص اوست ساعت بساعت \*

[illegible]







یعنی قسم جان بادہ سعدی - بیت

اچھو بیتے پسند آیت از ہزار	ہر وہی کہ دست از یقینت ہزار
----------------------------	-----------------------------

یعنی قسم مردی - فوقانی - بیت

اشوق او کہ خیالش خوب اگر یاکم	خمار پاش نشانم بچشت ہم یاکم
-------------------------------	-----------------------------

یعنی قسم شوق لطیف - بیت

تو دلفریب جهانی بشیوہ خوبی	بہر سچین یوسف ہوئے یعقوبی
----------------------------	---------------------------

دیکھو

زادہ روان تو ہے اختیار میترسم	بہر تفسے کہ ازین ذوالفقار میترسم
-------------------------------	----------------------------------

یعنی قسم مرتضیٰ

سترہوین بای طفیل و ترسل شلا شیخ ابو سعید ابو النخیر - لطیف

یارپ برسات رسول الطہین	یارپ الخیر اکندہ ہر و حنین
عصیان مراد و حصہ کن و عصمت	ایسی بخشش و نیکی بخش

اٹھارہوین یعنی قرب و نزدیکی - جامعی - بیت

کمر بستہ بہ یعقوبش فرستاد	وزان پس در میان آواز درود
---------------------------	---------------------------

ابو سعید ابو النخیر - بیت

آنکس کہ من از فراق او غمگینم	اورا بہن و مرا با و بار رسان
------------------------------	------------------------------

مرصع طبع برد شوئے بصا چندے

دیکھو کہ فردا بد اور بد و خسروی و یعنی نزدیک یعقوب قرب من نزدیک صاحب دل و کور

انیسویں بمعنی موافق - حافظ - بیت



سنائی بنور بادہ برافروز جام ما	اسطرب بگ کہ کار جهان شد کام
مصرع نمین بمباش جو کاری بدعای تو نیست یعنی موافق کام ما موافق بدعای تو۔	
بیسویں ہامی استعانت شعر	
بریدہ باد ز بانے کسے کہ دست مرا	زدامن تو بہ تیغ زبان جدا کردہ
یعنی ہاد او تیغ مصرع بچوگان خدمت تو ان بروگو سے مصرع بلشکر تو ان کو این کارزار ہ مصرع تازہ میساز و بناخن باز داغ خویش را یعنی باد ادا ناخن	
اکیسویں بمعنی سبب۔ مرزا شاہ پور۔ مصرع بو فامی دوسہ روزہ مرزا زردہ شہ پور پنج سبب و فامی دوسہ روزہ فرد	
بحرم عشق تو ام ہیگت زو غوغا نیست	تو نیز بر لب ہام آ کہ خوش تماشا نیست
با بیسویں بمعنی حرف را مثلاً۔ جناب کمالات امتساب لانا مسرور بیت	
بہر ذرہ رسید از پر تو نور رخسار جلوہ	چو شد براوج نیکو اختر می آن مہربان پیدا
یعنی ہر کاب ذرہ را لطامی۔ بیت	
اگر پایے پیل است و گر پرمو	بہر یک تو ادی ضعیفی و درو
یعنی ہر یک را جامی۔ بیت	
در دستاوی بار دشمن کتابے	با مروہی فرمودی خطا ہے
یعنی ہمارا مصرع بداند او آخہ دادی نخست یعنی دارا	
تیسویں بمعنی طرف مثلاً مصرع بدیدہ باز گرد گاہ از دیوار یعنی طرف دیدہ مصرع آرزو بگوئے اندہم طفل اشک را خست مصرع ہماک عجم رخت شاہ خواست	
یعنی طرف گوئے او طرف ملک عجم ملا فوقی نیروی۔ بیت	



میر دم زین ملک آخرو بعثت خیر نهد	کا نذرین اقلیم داد عیش سکو بے میکند
یعنی طرف عشرت خیر نهد	چو بیسویں معنی برطابقت و تقابل بیت
آباداری علت یکے نخواهد بود	اگر نهار عقیق ازین شود پیدا
پچیسویں معنی برائے - شعر	
بطواف کعبہ رقم بچرم رہم ندادند	تو برون در چہ کردی کہ در وطن ز آئی
سعدی - بیت	
نہ بیل بر گشایس تبیج خوان است	کہ ہر فارسی تبیجش زبان است
یعنی برائے طواف کعبہ و برائے تبیج مہرج	بدیاد مردان شد عیب بیت - یعنی برائی و بدیاد
چوبیسویں معنی از - نظامی - بیت	
سرگز تو گرد و بلند می گراے	با فکندن کس یافت ز پاے
شاعری - بیت	
جمال دوست بدین نمیشود آخر	مکل نیست بچیدن نمیشود آخر
یعنی از دیدن و از چیدن - شعر	
پہن بر یکند گھماے تصویر نہالین را	بہا بیدار ساز و خفتگان نقش قایلین را
فوقانی - مطلع	
بشوق نعت پیغمبر زبان طب اللسان دارم	بدوق والی محشہ بیان طب البیان دارم
یعنی از شوق و ذوق ستائیسویں معنی مع طغرائی شہدی بیت	
از جہد پر شکش مل بعد نغان افتد	چو کود کے کہ ز بالائی روان افتد
یعنی مع صد نغان و بغیر و عافیت رسیدم یعنی مع خیر و عافیت	

میر دم زین ملک آخرو بعثت خیر نهد کا نذرین اقلیم داد عیش سکو بے میکند  
یعنی طرف عشرت خیر نهد چو بیسویں معنی برطابقت و تقابل بیت  
آباداری علت یکے نخواهد بود اگر نهار عقیق ازین شود پیدا  
پچیسویں معنی برائے - شعر  
بطواف کعبہ رقم بچرم رہم ندادند تو برون در چہ کردی کہ در وطن ز آئی  
سعدی - بیت  
نہ بیل بر گشایس تبیج خوان است کہ ہر فارسی تبیجش زبان است  
یعنی برائے طواف کعبہ و برائے تبیج مہرج بدیاد مردان شد عیب بیت - یعنی برائی و بدیاد  
چوبیسویں معنی از - نظامی - بیت  
سرگز تو گرد و بلند می گراے با فکندن کس یافت ز پاے  
شاعری - بیت  
جمال دوست بدین نمیشود آخر مکل نیست بچیدن نمیشود آخر  
یعنی از دیدن و از چیدن - شعر  
پہن بر یکند گھماے تصویر نہالین را بہا بیدار ساز و خفتگان نقش قایلین را  
فوقانی - مطلع  
بشوق نعت پیغمبر زبان طب اللسان دارم بدوق والی محشہ بیان طب البیان دارم  
یعنی از شوق و ذوق ستائیسویں معنی مع طغرائی شہدی بیت  
از جہد پر شکش مل بعد نغان افتد چو کود کے کہ ز بالائی روان افتد  
یعنی مع صد نغان و بغیر و عافیت رسیدم یعنی مع خیر و عافیت







تحقیق الحروف

و دشنام ہیں دادی شکر بدان تو + یعنی در دیان تو فوقانی شرف سالک بندیت

دشنام ہیں دادی شکر بدان تو + یعنی در دیان تو فوقانی شرف سالک بندیت

اسلمانان بحراب مساجد سرفرازند | ولیکن سجدہ گاہم ابروی خیار بستے

یعنی در بحراب مساجد +

تیسوین باحکلمہ شلا کتاب کباب عتاب خطاب شراب گلاب باب غیرہ۔  
اکتیسوین کا مفسرہ۔ کہ اس کے معنوں کی تفسیر لفظ در اور ہر سے کی جائے  
اور تفسیر کے معنوں سے اس کا کچھ تعلق نہ ہونگامی۔ بیت

ہاتش بران شوشہ مشک سنج | پو مار سیہ برسرکان صنج

یعنی برائش آن شوشہ مشک سنج یعنی زکال چنان است کہ اسیہ برسرکان سنج  
کہ سنج مانند آتش باشد نشہ است مگر تحقیق یہ ہے کہ قدما ہی صلی کے لانے کے بعد اس  
کے معنوں کی تخصیص کے واسطے جرو ف مفسرہ کہ در و بر میں ایک کوئے آئے ہیں  
شلا مصرع ہر یا در منافع بیشمار است +

بتیسوین معنی نوح و سمت۔ مصرع ہر دن قد دشمن تند خو۔  
اس حرف کی مع الف ہی چند کہ ہیں ہیں +

اول معنی مع شلا اسیہ باریں مکمل خریدیم۔ یعنی مع نہیں مکمل ٹھیکے باہو سنج  
مصرع نورخت نووم یعنی مع ہوج۔ حفظ۔ شعر

دبدم بانا کہ ہم با فغانم ہمنفس | آہ یا بچارہ دل یار ہوا دارست و پس

دوسرے معنی با وجود شلا یا آنگہ او سب یا رخا نیدم مگر نفید تیر شری شعر

با آنگہ سراپاے مراتج بلب کرد | ہرگز تو انم ز تو یک بوسہ طلب کرد

تیسرے براے عطف۔ بیت

و دشنام ہیں دادی شکر بدان تو + یعنی در دیان تو فوقانی شرف سالک بندیت  
اسلمانان بحراب مساجد سرفرازند | ولیکن سجدہ گاہم ابروی خیار بستے  
یعنی در بحراب مساجد +  
تیسوین باحکلمہ شلا کتاب کباب عتاب خطاب شراب گلاب باب غیرہ۔  
اکتیسوین کا مفسرہ۔ کہ اس کے معنوں کی تفسیر لفظ در اور ہر سے کی جائے  
اور تفسیر کے معنوں سے اس کا کچھ تعلق نہ ہونگامی۔ بیت  
ہاتش بران شوشہ مشک سنج | پو مار سیہ برسرکان صنج  
یعنی برائش آن شوشہ مشک سنج یعنی زکال چنان است کہ اسیہ برسرکان سنج  
کہ سنج مانند آتش باشد نشہ است مگر تحقیق یہ ہے کہ قدما ہی صلی کے لانے کے بعد اس  
کے معنوں کی تخصیص کے واسطے جرو ف مفسرہ کہ در و بر میں ایک کوئے آئے ہیں  
شلا مصرع ہر یا در منافع بیشمار است +  
بتیسوین معنی نوح و سمت۔ مصرع ہر دن قد دشمن تند خو۔  
اس حرف کی مع الف ہی چند کہ ہیں ہیں +  
اول معنی مع شلا اسیہ باریں مکمل خریدیم۔ یعنی مع نہیں مکمل ٹھیکے باہو سنج  
مصرع نورخت نووم یعنی مع ہوج۔ حفظ۔ شعر  
دبدم بانا کہ ہم با فغانم ہمنفس | آہ یا بچارہ دل یار ہوا دارست و پس  
دوسرے معنی با وجود شلا یا آنگہ او سب یا رخا نیدم مگر نفید تیر شری شعر  
با آنگہ سراپاے مراتج بلب کرد | ہرگز تو انم ز تو یک بوسہ طلب کرد  
تیسرے براے عطف۔ بیت

و دشنام ہیں دادی شکر بدان تو + یعنی در دیان تو فوقانی شرف سالک بندیت  
اسلمانان بحراب مساجد سرفرازند | ولیکن سجدہ گاہم ابروی خیار بستے  
یعنی در بحراب مساجد +  
تیسوین باحکلمہ شلا کتاب کباب عتاب خطاب شراب گلاب باب غیرہ۔  
اکتیسوین کا مفسرہ۔ کہ اس کے معنوں کی تفسیر لفظ در اور ہر سے کی جائے  
اور تفسیر کے معنوں سے اس کا کچھ تعلق نہ ہونگامی۔ بیت  
ہاتش بران شوشہ مشک سنج | پو مار سیہ برسرکان صنج  
یعنی برائش آن شوشہ مشک سنج یعنی زکال چنان است کہ اسیہ برسرکان سنج  
کہ سنج مانند آتش باشد نشہ است مگر تحقیق یہ ہے کہ قدما ہی صلی کے لانے کے بعد اس  
کے معنوں کی تخصیص کے واسطے جرو ف مفسرہ کہ در و بر میں ایک کوئے آئے ہیں  
شلا مصرع ہر یا در منافع بیشمار است +  
بتیسوین معنی نوح و سمت۔ مصرع ہر دن قد دشمن تند خو۔  
اس حرف کی مع الف ہی چند کہ ہیں ہیں +  
اول معنی مع شلا اسیہ باریں مکمل خریدیم۔ یعنی مع نہیں مکمل ٹھیکے باہو سنج  
مصرع نورخت نووم یعنی مع ہوج۔ حفظ۔ شعر  
دبدم بانا کہ ہم با فغانم ہمنفس | آہ یا بچارہ دل یار ہوا دارست و پس  
دوسرے معنی با وجود شلا یا آنگہ او سب یا رخا نیدم مگر نفید تیر شری شعر  
با آنگہ سراپاے مراتج بلب کرد | ہرگز تو انم ز تو یک بوسہ طلب کرد  
تیسرے براے عطف۔ بیت



۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰



[illegible]

سپارو کا ارچہ اوج چنچ گیدو	کجا گرد دروازہ خلیب باز
اور واو سے مثلاً پام و دام اور لام سے مثلاً سرانڈیپ و سرانڈیل ہندین ایک پہاڑی اور آدم علیہ السلام کا دفن ہے اور کاف تازی سے مثلاً بیچ و کیچ +	
سغارہ - بیت	
ہموارہ پرانہ بیچ است آن چشم فلرکن	گوئی کہ دو بزم آنجا دو خانہ گرفت است
اور فارسی مثلاً سپند و سفند و سپید و سفید و یغین سے مثلاً پرین و نغیرین بغنے غریبال اور جیم تازی سے مثلاً پایزو و جالیز بغنے گشت زائوس فخری بیت	
رخشمش از شود ملک پاک نیست عجب	لکڑیت از سر خرچاؤ بھر جالیز
تار مشناتہ فوقانیہ	
نعت بین خیر سر جوش و خاک نرم اور ناتھ اُس کو تار توشٹ اور تار دراز ہی کہتے ہیں عدد اس کے چار سو ہیں اور الف کے بغیر اُس کی چودہ قسمیں ہیں + اول تاے ابدال - کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً غارت و غارچ و لت و لچ بغنے لکڑ شمس فخری - بیت	
گر کی نہ کشد راسے دی از انجم افلاک	برہم شکنہ طارم افلاک بیک لچ
منجیک - بیت	
یک روز بگدازد فرو آب ہے ریخت	مردے بزدلش لچ بخلط برور وایلیر
اور جیم فارسی سے مثلاً تن و جس بغنے بادا سفل کہ ہے صدا ہوا و ال پہلہ سے مثلاً تو دوت و توشٹ - بیت	
اگر بے کہ از تو دواز ترگ تو د	ز حلو او ابریشم آدور و سود

۱۲  
 ۱۳  
 ۱۴  
 ۱۵  
 ۱۶  
 ۱۷  
 ۱۸  
 ۱۹  
 ۲۰  
 ۲۱  
 ۲۲  
 ۲۳  
 ۲۴  
 ۲۵  
 ۲۶  
 ۲۷  
 ۲۸  
 ۲۹  
 ۳۰  
 ۳۱  
 ۳۲  
 ۳۳  
 ۳۴  
 ۳۵  
 ۳۶  
 ۳۷  
 ۳۸  
 ۳۹  
 ۴۰  
 ۴۱  
 ۴۲  
 ۴۳  
 ۴۴  
 ۴۵  
 ۴۶  
 ۴۷  
 ۴۸  
 ۴۹  
 ۵۰  
 ۵۱  
 ۵۲  
 ۵۳  
 ۵۴  
 ۵۵  
 ۵۶  
 ۵۷  
 ۵۸  
 ۵۹  
 ۶۰  
 ۶۱  
 ۶۲  
 ۶۳  
 ۶۴  
 ۶۵  
 ۶۶  
 ۶۷  
 ۶۸  
 ۶۹  
 ۷۰  
 ۷۱  
 ۷۲  
 ۷۳  
 ۷۴  
 ۷۵  
 ۷۶  
 ۷۷  
 ۷۸  
 ۷۹  
 ۸۰  
 ۸۱  
 ۸۲  
 ۸۳  
 ۸۴  
 ۸۵  
 ۸۶  
 ۸۷  
 ۸۸  
 ۸۹  
 ۹۰  
 ۹۱  
 ۹۲  
 ۹۳  
 ۹۴  
 ۹۵  
 ۹۶  
 ۹۷  
 ۹۸  
 ۹۹  
 ۱۰۰



## دوسداس دستاس بئے آسیا عطار - بیت

چوانہ حجرہ رامیکز دوسداس	ازونہ آسیاے چنچ برہاس
--------------------------	-----------------------

وزرشت وزرشت اور سین تہلہ سے مثلاً تیسرے وسیز بر وزن یہ

بئے تہ اور کاف سے مثلاً چاشت و چائشک کہ اول روز

کو کہتے ہیں اور حجازاً وہ طعام کہ اول روز کھائیں اور چائشک ان وہ طرف

کہ جس میں طعام چاشت رکھا جائے جمال الدین عبد الرزاق - بیت

اسی چائشکانت چرخ ائرق	وسی شاور وانت چنچ طلّس
-----------------------	------------------------

شاور وان فوش و سائہان کو کہتے ہیں اور تعریب کی حالت میں تاء شدہ سے

دوسرے تار قسم کہ عربی میں سوا سی لفظ اللہ کے نہیں آتے مثلاً تالہ یعنی قسم خدا

تیسری تار نقل کہ نقل کلمہ کے لیے بئے وصفی سے یعنی ہم ہو جائے

مثلاً تاءے کافیتہ و ضلیفہ کہ اصل میں کافی بئے کفایت کنندہ اور ضلیفہ بئے ہیں

آئندہ تہا معنی وصفی سے جدا ہو کر ہم ہو گئی اور معنی وصفی ہی اس میں ملحوظ

رہتے ہیں یہ تار عربی زبان سے مختص ہے۔

چوتھی تار عوض یہ بھی عربی میں ہے مثلاً وعدہ کہ اصل وعدہ تھا +

پانچویں تار بمبالغہ کہ عربی میں آتی ہے مثلاً علامہ و ہما تہ +

چھٹی تار کلمہ مثلاً حشمت شوکت صولت رفعت وغیرہ +

ساتویں تار خطابی کہ دو قسم پر ہے اول تاءے مضاف الیہ و دوسری تار

مفعول تاءے مضاف الیہ لفظ کے آخر میں تو کے بئے پیداکرتی ہے مثلاً رویت

خوب است و علامت ایک کمال اصفہانی - بیت



رویت دیر یا سبے حسن لعلت مرچا	زلزلت غیر صدف دہن در دندان
فوقی نزدیکی - بیت	
کلام دل مرا چہ شو و گر بر آورد	ظہیرین لبست کہ کم زدہ بر تھامی راج
بیتے رو سے تو دل لعل تو لب تو زلف تو خسرو ہندی - بیت	
داریم آرزو کہ حکایت کشیم بات	لال غلام دیر تو صد برگ زہر بات
بیتے با تو دیر پاسے تو - اور کہی خود مضایف الیہ سلمان ساوجی - صحیح ہر گد ام تو بر دل توشت گشت بغیر شعر	
ادور قویہ ہجر تو نماند است مرا	موسی کہیم خدا کہ چہ حال است ترا
اور کہی مضایف امین ہوتی مثلاً شعر	
ذو تنگدست چشمنی من از نظارہ غلس	ستم شہر شکارم تو را نقاب گردان
گر جب الف کے اول ہو اور کایہ کے اول ہو تو مضوم مثلاً ترا و تست و تو اور اگر الف سے اول ہو تو مفتوح مثلاً تان بجئے شما حافظ - بیت	
عمران با وادرا ز امر ساقیان نرم جم	گر چہ جام مانند پیسے بدوران شما
دوسرے تار خطابی - مفعول کہ اسما و افعال کے آخر میں ترا کے معنی	
حافظ - شعر	
گو بیت کہ ہمہ سال بے پرستی کن	سہ ماہ سے غور و نہاد پارہ ساسیہ
و شادیت تو ہم ہمیت و دانیدم یعنی شاد و ترا دیم و سپ ترا و دانیدم	
چو در دے نگیر و مدد داند است	بر شہد بجان و بر شہادست
بیتے و اند ترا و رنجائہ تیرا	



ابھوین یعنی خود شلاکھ نامی مصرع گفت با من فروزش باغٹ را و ایضا  
 مصرع جہمت را پاک ترا ز جان کنی • یعنی باغ و جسم خود مصرع گیرم کہ نعمت  
 نیست غم با ہم نیست • جو یا ۔ بیت

آہی رہ نما سو ہی خود این در پوش و غافل را | ز دروت جامہ زیب و نع چو طایوس کی را

### جامی ۔ بیت

براہمت سرمہ سا کر دمی چینم | کشید می سرمہ شیم راہ بینم

نویں را کہ جسکو معنوں میں داخل ہو شلاکھ بالثنی بالثنت و فرائض و فرائض  
 قدسی مصرع ز بالثنی کرد پانچ را فرائض • و دسترس دسترس شاعر

دست ممکن چو دست و ست نیست | کار در خورد نشان بہت نیست

و سوین حذف کہ درستی وزن کے واسطے کلمات کے آخرین حذف ہو  
 فروسی مصرع پیدا ساقی پیالہ گاہ راس گاہ چپ ۔

گیارہوین تائیشی کہ تائیش سے واسطے اسماء عربی کے آخرین آئے خواہ مصرع  
 ہوں خواہ غیر منصرف اور وقف کی حالت میں اہو جاوی مثلاً ضاربتہ و مضروب  
 و روضتہ و دوحہ و طلحہ و معشوقہ و نظیری تائیشا پوری ۔ بیت

مشوقہ من قبلہ ما قبلہ لطفہ گشت | تا گشت لطفہ با نوح چون آئینہ برگشت

بارہوین مصدری کہ مضارع عربی کے آخرین واقع ہو مثلاً رحمت و نعمت  
 تیرہوین و حدیث کہ عربی میں آئے مثلاً ترقہ و حاتمہ یعنی کہو تیرہوین راہ  
 خرابی واحد •

چودہوین بار زائد عربی میں آئے مثلاً تاسے تیرہوین ۔



اور مع الف ہی اس حرف کی بین سیمین ہیں  
اول یعنی اند مثلاً ہے ہما حکیم ثنائی بہ بیت

ابتداء سے سخن بنام خداست

آنکہ ہے مثل و شبہ ہیہماست

دو سہری تابیان شعر

عمر گر انامہ درین صرف شد

تا چہ خورم صیف چہ پوشم شتا

شعر

دیران نگر تا بروز سپید

قلم چون ترش شد از شکست بید

تیسری یا تعلیق کہ دو امزون کے علاقہ کے واسطے آئے۔ شعر

تا کار جهان جملہ چنان نیست کہ خواهند

کار تہ بجهان جملہ چنان باد کہ خواہی

چو جہی بیٹے ہما دم وہا نوقت۔ یعنی دو امزون کے شدت الزام سے واسطے

آئے اور دوسرے امر کی سرعت ترتیب پہلے امر پر ہو مثلاً شتر تا بخش از

سورخ برادر کہ باش خور و مرزا صائب۔ بیت

تا ترا از دور ویدم رفت عقل و پیش من

میشود نزدیک منزل کاروان از ہم جدا

چاپچوین برای غرض و ترتیب فائدہ شعر

چشم من کہ بہر گوشہ بدان بیل رشک

تا سہی سر و ترا تازہ آسبہ دارد

مرصع بیاناگر ویدم میدان غوش ہت

چھٹی تا دا اختصار بیت

ہمزد تا کار و امان روم

سوخی کید رفتہ زان مرز بوم

ساتویں ربط کے لیے یعنی بجائے کاف ربط۔



نظامی - مع بفرمود تا داغ شان برشد  
 آئین میں مفید تر و مثال نشان بر آن روح افزا جام برده است تا ملک بچہ کہ مرصع  
 تا دوست کرانخواهد و میلش بگرود  
 نوین - تعلیل عرفی - بیت

تا بہتر گان تو گردد آشنا	دیده را بر نوک قمر گان نیز نم
--------------------------	-------------------------------

رباعی
-------

یارب تو چنان کن کہ پریشان نشوم	خلاج برادران و خویشان نشوم
ہے منت مخلوق مرا روزی وہ	تا از دیر تو بر ویرایشان نشوم

شعر
-----

زمن صورت نہ بند و معنی آزار خاطر	بیا و کس نیامیم تا نگردم بار خاطر
----------------------------------	-----------------------------------

و سون تا دو اویہ شعر

تا بقا در جهان بود ممکن	ذات پاکت ہمیشہ باقی باو
-------------------------	-------------------------

گیا سون تا رفتی اس فعل کے اول میں کہ وہ فعل دوسرے فعل کی شرط ہو  
 اور پہلے فعل کی نفی ظاہر کر کے مثال نشان بر آن از گلشن جان معاد و مت  
 سازم شما بجا سے خواہید رفت یعنی نامن از گلشن جان معاد و مت سازم۔

بار سون تا رہا کہ دو قسم پر ہے (اول) راہی شرف الدین بخاری

احمدات خدا سے برو سے باد	تا برو جزا پیاسے باد
--------------------------	----------------------

ثانی مکانی جامی رشوق تا بنوب طشتے از زر۔  
 تیر سون ابتدا یہ غنی - شعر



آدیدہ ایم صبح ہنگامش یار را	از چشم من چشمہ گریز آب گشت
امیر خسرو	
آچشمہ تیزہ کو کمانے کھینچا	ایک سید پیا سوزائے زربینہ
چودھویں بخی ہر گاہ عرفی - بیت	
تایج بکف یابی بر بنس دودستی زن	تاشک بکف آید بر شیشہ ہستی زن
یعنی ہر گاہ تیغ بکف یابی + صاحب تشریح الحروف اسکو پہلے شرط لکھتا ہے +	
پندرہویں برائے تنبیہ بیت	
تاچہ خواہی خریدن ای مغرور	روز در ماندگی لبیم دغل
سولہویں بے ہرگز ز نہار بیت	
از صاحب غرض سخن شنوی	کہ گر کار پندی پشیمان شنوی
یعنی ہرگز سخن شنوی منصرع تا در شتی ہنر ز پنداری سے لکھنڈاری کہ نہا میروی +	
سترہویں مخفف تا کہ ساز پر بلند ہتے ہن خاقانی - بیت	
اکن ہشت تا بر بطن گر جا را بہشت ہشت در	ہر تا از وطنی شہر صد میوہ ہر تار حیت
کہ یہ چارون تا و تار کے مخفف ہیں +	
اٹھارہویں بے تختہ کا غد - مثلاً - مولوی معنوی بیت	
گر گویم شرح این بیحد شود	مثنوی ہفتاد تا کا غد بود
انیسویں تار بے تہ جامہ	
بیسویں - بے غد مثلاً دو تا یکت سیفی - بیت	



ایک تن ملک اوست شش طرف را	ایک تار گراوست نہ صد ف را
---------------------------	---------------------------

شمار مثلاً
------------

لغت میں چشم زخم اور خاک نرم۔ حساب ابجد میں اسکے پانسیو عدد ہیں اور فارسی میں ہین عربی سے مخصوص ہے۔ کیونکہ اصل میں کاف فارسی اور تار مثلاً فوقانیہ سے ہے ۴

جیم تازی
----------

لغت میں شتر پر شہوت و فوبہ عدد اسکے تین ہیں تین ہی ہین  
**اول جیم ابدال** کہ تار فوقانی سے بنے مثلاً تاراج و تارات خاقانی۔ شعر

بروق نزارش از کرات	ا تار ہے رود تارات
--------------------	--------------------

اور زراو تازی سے مثلاً رجب و رزہ اور زراو فارسی سے مثلاً گجدم و گزوم اور سین  
 مہملہ سے مثلاً ریلج و رینجاس ایک نہایت نازک بوٹا چھوٹا ہوتا ہے اور اس کا مذکر  
 تریش اکیل بشیرینی بہت لوگ اس کو کھاتے ہیں اور کاف فارسی سے مثلاً آنج و  
 آہنگاسا و ریامی تختانی سے مثلاً جوج و یوج وہ لکڑی کی پیل وغیرہ کی گردن پر رکھتے ہیں  
 اور زراو مثلاً زراغ و زراغ قطعہ

ز دست چنچ جفا جوے میزد جج جج	بسان این دل سرگشتہ دہدم دولاب
وطن گرفت بگلزار عکہ و زانج	دلانہال کہ رفتند بلبلان چمن

عکہ فتح اول اور تشدید کاف سے کلغ کی ایک قسم ہے کہ کسکو تحقق بھی کہتے ہیں  
 دوسری جیم نسبت مثلاً ابرج و تورج کہ ایر و تور ویدون کے بیٹوں کے نام ہیں۔  
 تیسری جیم کلمہ مثلاً علاج و راج محتاج تاج باج وغیرہ۔



## جیم فارسی

یہ حرف عربی زبان میں نہیں ہے فارسی میں اسکی پیش قسمین ہیں ۴  
**اول جیم بدل** کہ رازہ بازی سے بدلے مثلاً کلج و کار بننے درخت صنوبر  
**ارزقی - بیت**

ایکی چاوری جو گئے پہن و دراز	بیا ویران را ببالا سے کار
------------------------------	---------------------------

عبد الواسع مائوسی نے اپنے رسالہ میں تحریر کیا ہے کہ راز فارسی سے بدلتا ہے اور  
 کلج و کار کی مثال لکھ کر یہی ارزقی کا شعر کہا ہے ظاہر ہے کہ راز کا قافیہ کار ہے  
 نہ کار اور شین سے مثلاً بیچ و ہمیش **شیخ زندہ قیل - قطعہ**

ہر کہ آمد ہر کہ آمد میسرود	این جهان محنت سرا می پیش نیت
احمد جامی ترانہ کے ۴۴	آخرت را باش دنیا ہمیش نیت

## دلچہ دشت فخر الزمان بدر چاچی - بیت

مہ بکند آورد سنبل زلفش پدید	دلچہ پدید آورد آتش او دبسم
-----------------------------	----------------------------

## زردی - بیت

آتش عشق را ز بس سوز است	آہ شعلہ است غم بود نخت
-------------------------	------------------------

اور یا تختانی سے مثلاً مورچانہ و مورچہ اور زائد مثلاً نالی و نالچہ فرو

ہزار سالہ زوم بے گل رخت در باغ	بدر دول کہ شنیدم فغانے از نا کج
--------------------------------	---------------------------------

## شمس فخری - بیت

بدان رسید لیاوی شیخ بو اسحق	کہ چشم ابر بود اتم از حیا پر کج
-----------------------------	---------------------------------

## عنصری - بیت







من چه باشم کبریا خاطر عاظم گذرم	
نویں براسے تسو یہ مثلاً بیت	
چه مرد انگلی آید از رهنما	چه مردان شکر چه خیل زمان
و سوین شبیسی مثلاً مصرع چون ادا آتش ز سر میرود	
گیارهویں براسے تعظیم اگر مضموم ہو تو اس کے آخرین واو معدولہ	
زیادہ کرتے ہیں اگر کسو ہو تو اسے ہوزا نورمی - بیت	
مقدرے نہ بالت بہ قدرت مطلق	کنند بشکل بخاری چون گنبد ازرق
یعنی گنبد ازرق کلان و عظیم الشان مثال کسور - بیت	
چه آفتی تو بدنام کہ در جہان امروز	محبت تو دو کس با ہم آشت نامداشت
حافظ - بیت	
بفرخ چہرہ زلفت ز دین مذہب شب	چه دلاور است در دمی کہ کف چرخ واد
بیت	
آن دوستان خواجہ دنیا کہ اعتقاد	بے بند گیش دشمن تو چشم چه دشمنم
یعنی دشمن عظیم ہستم	
بارہویں جمیم تعجب - بیت - شرف جہان	
زمن ہمیشہ کنی را ز خویش را پنهان	چه کردہ ام کہ بمن اعتماد توان کرد
تیرہویں براسے آرزو مثلاً حفظ - شعر	
اگر خوشدل زمن آن خوش خرام ماہ و قش بود	چه خوش بودی چه خوش بودی چه خوش بودی چه
چودہویں برای حیرت - بیت	



چہ تیر سازم چہ چارہ کنم	کہ از غم بفسرود جان و تنم
پند رہوین حسرت کیواسطے کہ استفہامیہ شلا حسین مجملص - بیت	
چہ شد آن وفا یعدی کہ تو وعدہ نمودی	بتوں چہ گفتہ بودم تو بین چہ گفتہ بودی
بیت	
درینا اسی فلک بامن چہ کردی	رسا دی آفتابم را بر روی
سوالہوین استفہامیہ شلا چہ میکنی سعدی - بیت	
چہ کردی کہ در زہ رام تو شد	اگلین سخاوت بنام تو شد
جامی - بیت	
اگر شاہی ترا آخر چہ نام است	و اگر باہی ترا منزل کدام است
سترہوین برای استفہام نفی - شلا فلان چہ میداند چہ چیز است ہے ہیچ نمیداند ہیچ چیز نیست	
اٹھارہوین برای علت معامی محقق شلا - شرب از لب صنم برداشتم چہ بیم شتن بود فلان گز نتوانست بروشت چہ ضعیف بود -	
انیسویں جیم کلمہ شلا چٹ چٹل چشم چرم خنوع وغیرہ -	
بیسویں کثرت کیواسطے شلا سعدی - بیت	
چہ شبہا شستم درین دیر گم	کہ حیرت گرفت آستینم کہ تنم
اکیسویں تصغیر کے لیے شلا چاہیہ ماہیہ کانچہ طاقیہ و سراجہ و باغیچہ شلا حفظ	
نہر مردہ شود باغیچہ سینہ رشیم	آن چاہ زوقن گر نہاید در آب
محرم عثمان قلین اپنے رسالہ گلبن اکبرین اس جیم کوزائد لکھتا ہے اور صاحب	



غیاث اللغات و شرح الحروف بحیم تصغیر

بائیسویں حیم تفصیل مثلاً - بیت

جہان کبیر چہ ارواح و چہ جہام	ہو و شخصے معین عالمش نام
------------------------------	--------------------------

تیسویں حیم مساوات بنے برابری سعدی - بیت

چو آہنگ نغمہ کنڈ جان پاک	چہ برخت مردن چہ بر روی خاک
--------------------------	----------------------------

پنے خاکند تخت پر مرنا برابر ہے حافظ

ہمہ کس طالب یار اند چہ پیشاں چہ ست	ہمہ جا خانہ عشقت چہ مسجد چہ کشت
------------------------------------	---------------------------------

چوبیسویں برکت نہی اپنے کسی چیز سے باز رکھنے کے لیے مثلاً چہ غوغا یکنی

پنے غوغا کن سعدی - بیت

چہ می خسی ای وقتہ روزگار	بیاوے علاج و مشین بیمار
--------------------------	-------------------------

پچیسویں حیم مبالغہ مثلاً فلان چہ خوش میویدینے بسیار خوش جامی بیت

چہ خوش وقتے و ختم روزگار کے	کہ یارے بر خور و وصل یارے
-----------------------------	---------------------------

اور جب یہ حرف (یعنی چہ) ادات تشبیہ و شرط کے واسطے آئے مضموم ہوتا ہے

اور اسے مخفی اسکے آخر سے گرا کر واو معدولہ ملحق کرتے ہیں مثلاً چو اوجب

فون غنہ اسکے آخر میں لاوین تو واو معدولہ معروف ہو کر چون ہو جاتا ہے اور ادا

تشبیہ کی واسطے استعمال کرتے ہیں اور نیز اس واو کو بھی حذف کر کے آن و این کا

لفظ اسکے آخر میں لگا دیتے ہیں اور بحیم کی حرکت کہ غنمہ ہے بحال ہے مثلاً چون

سے چنانچہ چین اکثر اہل فارس ان الفاظ کے اول میں کہ چو و چون و چنان و چین

میں لفظ ہم فصاحت کلام کے لیے لاتے ہیں مثلاً جھون جھون جھون جھون اور چکان



آخرین ہی چھ لفظ زیادہ ہو کر مثیل کے واسطے کام آتا ہے مثلاً چنانچہ اور  
جب غیر تعین اور تعداد کے واسطے ابتدا میں آئے تو نوں ساکن اور دال ہونو  
اس کے آخرین زیادہ ہوتی ہے مثلاً چند اور نیز چند سے آخرین لفظ آن و این زیادہ  
کیا جاتا ہے مثلاً چندان و چندین اور تہا میت لفظ کے لیے ہر اس کے اول میں زیادہ  
کرتے ہیں مثلاً ہرجہ اور جب را می علت ایک آخرین آئے اسے محض حذف ہو کر  
جیم فارسی مفتوح ہو جاتا ہے مثلاً چرا ملا فوقی یرومی۔ بیت

توان نا کر مستقوے ہ سواخ	چرا باید زدن ہر لحظہ صد آخ
--------------------------	----------------------------

اور جب چہ کو است کے اول میں کہ لعل کے واسطے آتا ہے لاوین ہا محض کو  
حذف کر کے است کے الف کو یا معروف سے بدل دیتے ہیں اور چہ اس کے چیت ہو جاتا

ما و حطی

لغت میں زن بسیط القامت و زبان دراز اور کہنے وہ عورت کہ خاوند پر غالب  
اور آخرین ہنرہ کے لاق کر کے ست و کلمہ کہ اونٹ سے چلانے کے وقت کہتے  
ہیں عدد اسکے آٹھ ہیں اور فارسی میں نہیں عربی سے مخصوص ہے حیث حال غیر  
اصل میں ہا ہوز سے ہیں مثلاً مولوی روم۔ بیت

شاد باش امی مقبل و خندہ حال	کو سے معنی را ہی بر سوی حال
-----------------------------	-----------------------------

خار معجنہ

دست میں اس جگہ کو کہتے ہیں کہ جہان کثیف پانی جام و سلج و غیرہ کا جائے  
فہنگ ہفت قلام میں معنی سوی مقعد و سوی کثیف اسکے چہ عدد میں اور چار تہمین  
اول خار ابدال کہ جیم تازی سے بدے مثلاً سپانچ و سپانچ بخنے



اور غین سے مثلاً تلخ و تلخ بنے دخت کمال مہیل بیت

دارم ایسے چو استخوان در پست است چون در جوال ہیزم تاغ

### اقترا بی بیت

آب است جود او دل خلق چون خید خشمش چو آتش است ترو خشمک خشم تاغ

اور ماسے ہوز سے مثلاً نجیر و نجیر بردارن ضمیر ایک مشہور پہلوان کا نام ہے ورو

بر آن بارہ تیزنگ برشت

ہجیر دلا در بیان بہ بست

کہ در دین مابین نباشد نجیر

ہشاہ جہان گفت ز رشتہ پیر

دخت و دہست و بنے سقر و معترف اور کاف سے مثلاً ججائخ و ججائخ اور شین سے

مثلاً افراختن و افروختن اور کاف سے مثلاً خند و کمنہ و خان و کمان اور مضارع

مین زار سے مثلاً دوختن سے دوڑو اور سین سے کہ شناختن سے شماسد اور

شین سے مثلاً فروختن سے فروشد

دو سے کفار فاعل - مثلاً شکر فا +

تیر سے کفار مفعول - مثلاً دندان خا +

چو تہے خا کلمہ - مثلاً خاک خا و خواب وغیرہ +

### وال مہملہ

لغت میں زن زبہ و آہستہ رفتار (بران قاطع مین) جیسے عقاب تشدید لام سے

دلالت کرنے والا و آہستہ دکھلانے والا اصطلاح اہل تعلیم میں علامت برج اسد

و ستارہ عطارد ایک چار عدد ہیں اور دو قسم پر تقسیم ہے +

اول وال ابدال کہ تار مشنات فوقانیہ سے بدل جاویں مثلاً خا و حات بنے غلیو



در حق او چنین وزید شواو

خاوشتماد دوشش مه تر

من گم شدم برید و بران را هم افگنیت  
خاکسترم کنید و بران خط پر افگنیت  
کان راز بوی او ده از پنج برکنیت  
دائم که زاید اگر تو به بشکنیت

ای دستان که آنکه زان فتنه نیست  
نامه کند سوی وی و تا بدو رسم  
خاک من رسید پس از مرگ هر گویا  
می تنکران عشق سے دیدش روید

س غزال بین اول سے آخر تک حضرت خسرو نے دال کو تار مشناتہ سے بدل دیا ہے  
 و در راج و تراج ضم اول سے مشہور جانور اور دال سے مثلاً آورد آذر یعنی آتش آورد  
 حالت تعریب بین دال سے مثلاً دوستا دو دوستا داور ہا و تازی سے مثلاً دالان  
 دالان کہ گھر کی دہلیز کہہ سکتے ہیں اور جیم نازی سے مثلاً گرد و گریج ضم اول سے نام  
 ولایت معروف گر جستان اور زار و صحبہ سے مثلاً سبخ مرد و سبخ مرز بندہ ہیں  
 و سکو لال جولائی کہتے ہیں اور شین سے مثلاً کو داب کو شاب نام آتش حکم اور کاب  
 رچی مثلاً کلند و کلنگ نام دست آواز نقابان و سنگ تراشان مثلاً ما خسرو  
 ی شدہ عمرت بباد از بہر آگہ

بکنند و با او سر را برود و بدگان بکنند

اگر بیدار من غیر آن خیال آمد

دور کلام ہے مثلاً فتح و فتح اول سے بمعنی زمین ہے گیارہ اور یہود و ہول  
موزا اب واد معروف سے راستہ و برکت و واسے ملائے یعنی روہ و یار اور

[illegible]



لائی لاؤ کا بھی ہمدل ہو سکتا ہے مثلاً فوخی - بیت

بتان شکستہ و تہجاء انگلندہ باپائی	حصار ناخی قوی ہر کشادہ لادار لا
-----------------------------------	---------------------------------

### نظامی - بیت

آنچہ بدو خانہ نو آئین بود	نشت پسین ای سختین بو
---------------------------	----------------------

### شیوای طوس - بیت

فرستاد و آن ہول گنار	نشت منوچہر سالار وید
----------------------	----------------------

اور لون سے مثلاً گزیدہ و گزنیہ یعنی چیدہ و نمونہ و نمونہ مثلاً مجید الدین بلیقا

و درست برو نظم ز دوران گزینہ ام کردون بصد قران نمایا قریہ ام

اور داد سے مثلاً بید و بیوای مجہول سے کیرا جو پٹینہ کو کہا جا کہ مثلاً شیخ اذری

چو عکبر است فلک شتہ امی آتش رنگ تانف و زلف آن بر کلیم شب ز دیو

### پورہاری جامی - بیت

شہاب امی قلاؤ تو دیو بہ	پریشم ز نختہ دانت در پیو بہ
-------------------------	-----------------------------

اور امی ہوز سے مثلاً تبرزد و تبرزہ و معنی نباتات اور یا و تھانی سے مثلاً آذر آباد گمان

و آذر آباد گمان اور افعال کے آخرین معنی حال کے واسطے مثلاً رد و کندہ و وغیرہ

اور اکثر اُردو مثلاً مار وند و مارون و پیرسند و پیرہن وغیرہ اور قرب و محج کے لحاظ

نار و نباتات و طام و طبقہ سے ہم قافیہ ہوتی ہیں مثلاً شعر

شتم چنان ضعیف کہ در شیم عکبوت	صدابہر خانہ کردم و اورا خیر نمود
-------------------------------	----------------------------------

### دیگر

وہ بجا آرا نہ بدین کار احتیاط	لاکھ جہیز بر تو نہ ارم اعتنا
-------------------------------	------------------------------



اور اگر آخر کلمہ اول دال و اول کلمہ ثانی مار ہو تو قرب مخارج کی رعایت سے دال و غم  
پہنچی جاتی ہے مثلاً زد و تر سے زد و تر و تر سے تر و وغیرہ  
دوسرے دال کلمہ مثلاً دل و د و دلخ دار وغیرہ

### دال معجمہ

نعت میں تاج و شہپر و آواز مخ منتخب میں م و جلدی چلنا کے سات سو عدد ہیں دال  
سے استکس ضابطہ سے امتیاز کرنے میں کہ خواجہ نصیر رباعی

آنا کہ بغار سی سخن میرا نہ	و در بعض دال دال ایشاند
ما قبل وی ایسا کن جزو ای ہڈ	دال ہ و گز دال معجم خوانند

لیکن ان دو نومقاموں میں معجمہ اور پہلہ پڑنا بھی صحیح ہے بلکہ قدامتوں کی راہ میں  
نصیح مثلاً ملک الشعرا انوری کو بجای معجمہ جگہ رباعی

دست بسا چون بدبضا بنبود	از جود تو بر جهان چہانے افزود
کس چو تو سخی نیست و نے خواہ بود	گو قافیہ دال است ز سبہ عالم بود

### را و تھلہ

نعت میں کفچہ خ و اور وہ کرم جو کتون کے کافون میں چٹی ہوئی ہوتی ہیں اسکے  
دو سو عدد ہیں اور فارسی میں گیارہ قسمیں

اول رای ابدال کہ جیم تازی سے ہرے مثلاً تیرو تیج بای معون کے بننے  
معون اور شین سے مثلاً آغا وں و آفا شتن بننے مرشتن حکیم نزاری بیت

شمشیرے کہ چو بروشت روز کین خنجر

بچون خصم بیا غاشت خاک را یکسر

### ایضاً



بہتر ہے کہ درویش از اوق خوت	ز خون دیدہ جهان سیر بر عام
ابن سینا - بیت	
بسکہ گردون خوش آمد شربت گفتار من	در گلاب دیدہ ہر دم چون شکر آغام
اور میں سے مثلاً کنار دکنین بنے کنارہ دریا حکیم اسدی - بیت	
میان آبگیر سے پہنائے باغ	شناور شدہ باغ از بہر کناغ
اور کاف فارسی سے مثلاً ریاز و گمازیاسی معروف سے نفیس جگہ کو کہتے ہیں اور لام سے خواہ اول ہو خواہ آخر یا در میان مثلاً رنخ و لونخ ضم اول سے وہ کہاں جس سے بویا بنتے ہیں دار و ندو لو نام پہاڑ و نیلوفل و نیلوفر ابوشکور - بیت	
آب انگو رو آب نیلوفل	شد مرا از عبیر مشک پدل
و کا چار و کا چال بنے سہ باب خانہ و دیچا در چال ناصر خسرو - بیت	
کہ ہر یک چہ پایہ و ریچا در دارند	من از این بیوائی بخور حاجتم
فخری - بیت	
ز ترک و تاز عروث دین ختن ارا	نہ خانہ ماند نہ مایہ نہ رخت نے کاچال
و علیٰ ہذا القیاس سورہ سول کہ اونٹ اور گھوڑے اور گدہی سے خاکستری ہنگ سیاہی بایل کو کہتے ہیں حکیم ثنائی - بیت	
این یکے جیسے آن دگر خر سول	دین سوئم خضر آن چہ دم غولی
حکیم سوزنی - بیت	
بقائے عمر تو جاوید اور ای نرا	مطیع رای سپہ جہون و توسن سوس
اور لون سے مثلاً استوار و ستوان دز رخت بہرام - بیت	



پنیر نسیم و بر دین استوائیم	بجز پیغمبر پاکش نخواہیم
اور دوا سے مثلاً ہر دم و بر مویں انتظار نور الدین - مقدم	
بست آسان رفتیم بر مویں	ز دین بسیار از بر مویں وصل
مختاری - بیت	
جان اعدا برد بچلک چنانکہ	نبود پیش مرگ بر مرتب
اور اسے ہوز سے مثلاً ہویر و ہویر یعنی شانہ آدم، لبر و لنبہ ہوزن غبر چنے گول اور دوا کو کہتے ہیں شعر	
چرا کہ خواجہ بخیل و زرش جواہر دست	زلش جگہ نہ زن سیم ساعد و نسبہ
اور کلمہ کے آخر میں نسبت کے لیے مثلاً گہر ہوزن کمر شراب خانہ کو کہتے ہیں اور کہ یعنی شراب ہے اور زائد مثلاً شتا و شتا یعنی شتا و ر	
دوسرے یعنی جانب مثلاً وطن راول سیکندہ خانہ رامیر و م یعنی بطرف	
بیت	
بیاد آدمیان شوخ و طنان	وطن راشد کسان جب وطن
تیسری زائد مثلاً حافظ - بیت	
کے شہی ازوت در چاہ رنجدانش آیر	تا بگفتی شہد از حسن آن ماروت را
یہ زائد ہے و انوری - بیت	
ہر آن مثال کہ تو قی تو بر آن نبود	زمانہ کے نکلنے جڑ بر اسے حنا را
خسرو - بیت	
گرچہ تن من ز بے سوز راست	رحمت تو از بے این دوز راست



چوتھے معنی بر مثلاً مصحح حرام است اہل معنی حشریدین لغت خوانی۔ یعنی  
بر اہل معنی ۴

پانچویں معنی در مثلاً شرب را با کیے از دوستان اتفاق بیست افتادہ  
یعنی در شرب بیست فتح سیم سے شب باشی کی جگہ بیست

بر سر شاہ کا بد جہان اپدید	بدست تو داد آفرینش کلید
----------------------------	-------------------------

یعنی در جہان ۴

چھٹی تخصیصی مثلاً سنت مرخدا می را  
ساتویں برای سبب مثلاً شعر

قضا دامن و پیری از فار پا	گدشتیم در خاک خوب بر آب
---------------------------	-------------------------

اٹھویں بدل اضافت مثلاً مصرع سعودی کسان را شد ناوک اند حریر  
یعنی ناوک آن کسان ۴

نویں معنی برای مثلاً مصرع خدا را بر من بیدل بخشای  
یعنی برای خدا و بیست

نمودہ جان بلب ہجر تو را را	رسان خود را خدا را ای خود آرا
----------------------------	-------------------------------

دسویں افادہ فحول کے لیے مثلاً شربت را بوسہ و اوم اور اسکی تین قصین ہیں  
اول مفعول سے واسطے مثلاً بیت

دل را بدل ہی تہا دین گنبد ہر	وز سو کیمنہ کینہ و وز سو می ہر
------------------------------	--------------------------------

دوسرے مفعول نہ سے واسطے مثلاً نظامی بیت

چشم را سرحد فریب کشید	ناز را بر سر عقیب کشید
-----------------------	------------------------



۵۲

یعنی اصل میں فیہ کے تھے ملحوظ ہیں +  
 یہی کہ مفعول ہرے واسطے اور وہ سطح ہے کہ فعل سپر واقع ہو مثلاً  
 مصحح نہ کہ رانزلات ماندہ راہ +  
 گیارہویں راو کلمہ مثلاً یا رعیار یغیار وغیرہ  
 بارہویں معنی از مثلاً مصحح گرچہ و ورافتادہ ام کاہل بر دان عشق را +  
 یعنی از زندگان عشق شعر - سعدی

تضاراجناب اتفاق افتاد	کہ بازم گذر در عراق افتاد
-----------------------	---------------------------

یعنی از قضا +

زای تازی

نعت میں زن ہر خواہ مرد بسیار خواہ حساب ابجد میں ایک سات عاشرین اور تیسرین  
 اول زای ابدال کیم تازی سے بدلجاوی مثلاً ہانم دباجم دبوزم دبوجم مثلاً با باط

اگر آئی بجانت و انو اجم	ربانی و گرنائی ہجانت بساجم
برآن دردی کہ داری بردلم	بیرم یا بسوجم یا بساجم

و جائزہ و جاجم و آویز و آویج و پوزش و پوجش و اوزد و اوج و وزوز و روج اور  
 جیم فارسی سے مثلاً پز شک و پچمک طنب کو کہتے ہیں اور سین سے مثلاً اگز  
 و آنکس کجا کو کہتے ہیں یعنی وہ بکڑی کہ فیلہاں ماتھہ میں رکھتے ہیں اور یہ لفظ  
 فیثات اللغات میں کاف فارسی اور زار فارسی سے لکھا ہے یعنی انگڑ ہے حساب  
 جواہر الحروف لکھتا ہے کہ انما اصل میں آنکس ضم کاف عربی و سین مہلہ سے تہا  
 کاف مضموم اور سین مہلہ کے اتصال سے لفظ قبیح پیدا ہوا کاف عربی کو کاف فارسی

۱۱



سے اور سین جھل کو زار مجھ سے بدل دیا گیا اور بعض زاوہری کو پہلی زاوہ فارسی  
بدل دیتے ہیں کمالا یحییٰ علی الطبع السلیم وایاز وایاس مثلاً فید الدین عطا

اگر تو مرد و طالبی ای حق شناس

بندگی کردن بیا موزار ایاس

اور شین سے مثلاً زوک وشلوک بنے جو تک و زنجوف و شنجوف اور فین سے

مثلاً گریز و گریغ مثلاً فردوسی - بیت

نذار و کس از حکم داور گریغ

اگر چنگیز بر ہر مہر و میسغ

اور فاسی مثلاً زغند و فغند بھنے بر جستن اور کاف سے مثلاً مزین و یکین اور  
یم سے مثلاً دژ ہراز و زہرام ضم اول سے بھنے زشت و ختم آید مثلاً فخر گرگانی بیت

ایار امید دیو دژ برامش

جان ہستہ خوی فویش کاش

اور فاسی ہوز سے مثلاً ہراز و براہ فتح باسی تادی سے بھنی زیب و آرایش عنصری

کار زرگر شود بزر ب راہ

زر بزر گر سپہار و کار بخواہ

اشیر الدین اخسیگتی - بیت

جہلس شاہ بدیم نہ بران ساز دست

صدر در گاہ بدیم نہ بران فرد ہراہ

ور و زار و درواہ بھنے سرنگون اور یا سے تختانی سے مثلاً آواز و آواسے اور زار و

مثلاً ترب و ترب ضم اول بھنے تار فوفانی و فتح بار موحہ سے

و و سری تبیین و تفسیر کے واسطے مثلاً حافظ - بیت

ز خط یار بیا موز مہر با نوح

اگر و عارض خوابش گردین

خسرو - بیت

غیب و آئینہ دل روشنش

آئینہ از سوم و تہ اند آتش



مجلس عالیہ تعلیم و تربیت، لاہور، پاکستان، ۱۹۷۱ء

مثال: شربت و ہوارہ و آسودگی جہانیاں از غر و و بزرگ و ہرانی با مردم زرنگ  
از نزدیک و دور کو شش شے نمود

تیسری بعض کیواسطے شلا سعدی بیت

از بزرگان شنیدہ ام بسیار	صبر و ریش بہ ز بدل غنی
--------------------------	------------------------

کاتبی بیت

زگرہاے دو شین تو شب باو میگردم	سپند آساز جامی جستم و نوا میگردم
--------------------------------	----------------------------------

چوتھی استعانت کے لئے مثلاً شعر

شنیدہ ام کہ بقصاب گوسفندی گفت	در آن زمان کہ گلویش ز تیغ تیز برید
-------------------------------	------------------------------------

یعنی پاداد تیغ

پانچویں برای تجا و ز شلا امیر حمید رحمای لفظ میان جہان

عزم سدا کردہ باز میان میردم	او اگر از شہر رفت باز جہان میردم
-----------------------------	----------------------------------

بیت

دل من از ہر خوبان ترا گرفتار است	شہید ناز توام و در نہ حسن بسیار است
----------------------------------	-------------------------------------

چھٹی فاعل کے لئے مثلاً طبع ہنر ز او قامت فتنہ ز اشعر

آن خوش الحان بلبل باغ صفا	این نشاط آموڑ طبع مکنت زار
---------------------------	----------------------------

ساتویں مفعول کے لئے مثلاً - ولایت ز امیر نوا - ہندوستان ز

اٹھویں زاء کلمہ - مثلاً - سوز ساز روز راز گداز نماز وغیرہ

زاد فارسی

زبان عربی میں نہیں فارسی سے مخصوص ہے اور اسکی دو قسمیں ہیں

(۱) عربی میں فارسی کے کلمات کو استعمال کر کے کہیں (۲) عربی میں فارسی کے کلمات کو استعمال کر کے کہیں

مجلس عالیہ تعلیم و تربیت، لاہور، پاکستان، ۱۹۷۱ء



اول زار ابدال کہ جیم تازی سے بد سے مثلاً پڑ مرده و پچر دہ و لا نذر و لا جور  
اور سین سے مثلاً تگز و تگس یعنی تخم انگور بہرام - قطعہ

سربتہ نبرودہ بدست ہچکس

آن خوشہ بین چاکلی کی تھیک بند

ہم برشتال مردکے زرد تگس

برگوندہ سیاہی چشم است غریباؤ

اور شین سے مثلاً باز گوندہ و ہنگوندہ یعنی قلب ہچکس و رکاف تازی سے مثلاً  
از غرور و رجب

دوسرے زرا و کلمہ مثلاً - مرگان مردہ وغیرہ

### سین مہملہ

اس حرف کے معنی لغت میں دو تہذیب خیل اور بقول مولفہ کی ہیں اور وہ مرد جو بہت بہرہ ور  
بران میں وہ شخص جو ہر وقت بقیع کر رہا ہے اور صفایان میں ایک توبہ کا نام بھی ہے  
اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک حسابا بعد میں اسکے  
ساتھ عدد ہیں اور دو قسم میں تقسیم ہے

اول سین ابدال کہ جیم تازی سے بد سے مثلاً ریوان و ریواج کہ ایک نہایت نازک  
خود رو بوہا نام کا نام ہے لوگ اسکو کہاتے ہیں اسکا فہرہ شیرین ترشی مائل ہوتا ہے  
اور جیم فارسی سے مثلاً خروس و خروج روو کی - بیت

تبر مردہ بر سر چو تاج خروج

انگاہ جنگ مانند قوچ

اور دال سے مثلاً پاس و پا و بیٹے نگہبانی اور زرا و معجزہ سے مثلاً ساروغ و زار و معجزہ  
شور کو کہتے ہیں اور شین سے مثلاً فرستہ و فرشتہ و گستی و گشتی جو پہلوان کرتے  
ہیں یہ لفظ قدیمی فارسی میں سین مہملہ سے ہے



مثلاً مسعود بن سعد سلمان بیت \*

پیل زوری کہ چن کند گستی      بند او پیل را دہستی

اور صرف فاو سے مثلاً چست و چفت ضم اول سے بمعنی جائے تنگ اور لام مہملہ سے

بشلاج وچ یعنی رخاء قاضی نظام الدین بہت

چون برقم سوائے کعبہ بہر حج سج ہنگ سونوم زرد و سح

اور واو سے مثلاً باتیں دہاتو واو معروف سے یعنی تریج اور ہا ہوز سے مثلاً حروس

وخرورہ و آئناہ اور صاوسے شلائصت و شست و سد و صد اور صدد اور

ماضی سے مضامین اور ارا اور بعض الباب میں واو سے بدلتا ہے مثلاً حبستن حبست

نئے میچوید پکچورسٹن درست سے لویڈ و پروا اور بعض جگہ ہار ہوزر سے ملنا کا

وکاست سے میکاہ و بجاہ اور یاہ تختانی سے مثلاً آرستن و آراست سے بیاراہ

وہ بیمار اسے وغیرہ

دوسرے سین کلمہ مثلاً بہرہ و سخت ستائش سفارش وغیرہ

تسلیں مجھ سے

نفت میں پیرو مرد کثیر الشہوت و مرد تیز رفتار اور نشین کا مخفف گریح سے ہے

برشت و عیب اسکے تین سو دواہین اور سات قسم پر ہے \*

ولشین ابدال کہ، فوقانی سے تبدیل پاتا ہے مثلاً خوش وخت بخنے اسپ

## خواجہ نظامی بیت

گوهر و دال و کمر کرد و سخت | بهنگ دالی روان کرد و سخت

مجلس و محبت اور رحیم تازی سے مثلاً کاش و گل شعر



بحال خود ایاز از دسی نہان کرد	کہ گاہے بیندش محمودی کلج
ش	
فتاد و در دل حافظ ہوا ہی چوتوئیے	کینہ بندہ خاک در تو ہوسے کاج
سعدی	
کاش کانکہ عیب من گفتند	رویت امی دستان بدیدندی
<p>اور جیم فارسی سے مثلاً پاشان و پاجان یعنی پریشان اور سین سے مثلاً سارک و سارک کہ بعض بنیاد اور غین سے مثلاً شنج و غنج یعنی جوال کہ کناک و جوار وغیرہ سے بہری ہوئی ہو اور لام سے مثلاً اسپگوش و سپغول ایک دو کا نام ہے ترکیبی معنوں سی گوگرد کا کان کیونکہ غول کان کو کہتے ہیں اور تخم مذکور ہی گوڑے لے کان سے مشابہت کرتا ہے یہ لفظ دہران میں بکسر ہے اور اہونہ سے مثلاً پاشنگ پاشنگ یعنی وہ چار جو تخم کے واسطے رکے جاتے ہیں اور صیفہ مضارع میں راسے مثلاً دہشتن و داشت سے دار و اور سین سے مثلاً نوشت سے نوید وغیرہ۔</p> <p>و و کبر برای نسبت مثلاً بالش کہ پرندوں کے ہال سے منسوب قدیم ہیں ان سے لگتے پرتے تھے</p> <p>تیرے معنی خود مثلاً شعور۔ ظہوری</p>	
نہد خود ہر طرف دای ز تارکش	کہ زان۔ و پرتوی گردن شکارش
بالتقی۔ بیت	
اسوی پدرش نظر جواندخت	از غایت بخودیش نشاخت
چوتھی زائید مثلاً شتر خودش غافل است و سعدی۔ بیت	



ہر کہ درخوردیش ادب نکند	در بزرگی فلاح اند و بر خاست
دیش کا شین زائد ہے *	
پانچویں شین مصدر مضارع کے بعد آتا ہے اور اقبل اسکا کسور ہوتا ہے مثلاً کا ہش و انزائش و دانش و بیش کہنی مفتوح ہی مثلاً بیت	
بدستش کیے نیز ہوسی ارش	بھون جگہ یافتہ پرورش
چہٹی شین ضمیر واحد غائب اسکی چند قسمیں ہیں -	
اول شین ضمیر متصل بفعل راجع بمضاف الیہ کہ لفظ کیے حکایت کے پہلے شعر میں ہے	
بیت	
نہ بیجا نہ تیار خوردش نہ دوست	چو چنگش گد و ستخوان اند و پست
دوسرے شین ضمیر متصل بفعل حال راجع بمضاف الیہ کہ گردا ہوتے مثالی بیت	
گردا در پئے آن می جہان جا کہ براہ	پاسی مسوز و دش از بسکہ در شین سوزان
تیسرے شین ضمیر متصل بامر حاضر و راجع بمفعول کہ مشتوق غائب ہے حافظ مصرع	
لیکنش مہرود فاقبت قدایا بدش شعر	
گفتش در شین گفت منشیش قیب	بر مراد از فت و قول بدگوہم کرد
چوتھی شین ضمیر متصل بمفعول راجع بمضاف الیہ کہ رقیبے - بیت	
رقیب گفت کہ افتادہ ام مہر و دا	دعاش کردم و گفتم خدات بر و دا
پانچویں شین ضمیر متصل بمصدر راجع بمضاف الیہ کہ فاعل ہے بیت	
ست زبان نکو دام لب سخن کشادش	عذر عتاب گفتن مژدہ لطف داوش
چھٹے شین ضمیر متصل بظرف راجع لمضاف الیہ کہ قبل مہر وستان ہیں - بیت	



بیل از فیض گل آموخت سخن در نہ بود | این ہمہ قول غزل تعبیر و نہ قارش

### خاقانی شعر

دل من پیر تعلیم است و من طفل ز بیلانش | دم تسلیم سر عشر و سر زانو دستانش

ساتوین شین ضمیر متصل بہ لہای شیرین کہ صفت ہی اور راجع بمضاف الیہ کہ محبوب

### بیت

اگرچہ بے نیاز است از دو عالم غم و تکینش | چہ مہیا نہ بچہ سپہ ہل لہای شیرینش

آٹوین شین ضمیر متصل بمضاف کہ دیوار ہے و راجع کہوچہ مشتوق کہ مضاف الیہ ہے

### بیت

ای کہ از کوچہ مشوقہ مایگدزی | ہر حذر باش کہ سرمی نکند دیوارش

نویں شین ضمیر متصل بمضاف الیہ کہ لفظ جولان سے اور تیز راجع بمضاف الیہ کہ

شہسوار ہے مصرع شہسواری کہ نم خاک رہ جولانش

دسویں شین ضمیر متصل بحرف کاف و راجع بکاک کہ مضاف ہے۔ بیت

حافظ چہ طرف شاخ نبات است کاک تو | کش میوہ و لہذ بر تر از شہد و شکر است

ہں اگر شہیجہ ای غنچہ بے بدائی تو ہرہ مفتوحہ اسکے اقبل زائد آتا ہے شکار و اندیش

و ہر دانہ اش محمد فضل سرخوش۔ بیت

اکوڑہ دولاہ شد ہر دانہ اش | بسکہ گر پیسہ بر توانے

کیا پروین شہیجہ کی مرغ سی ہل ہوا و رسوا تھا و قبل الذکر ہی کہتی ہیں عرفی۔ بیت

صنعت گہ شان چشم و دل خصم تو باوا | تا صنعت تحلیل بود آتش و غم را

شان کی ضمیر بطور اضافہ قبل الذکر آتش و غم کی طرف ہے۔



## عربی - بیت

فارسی خود را بغیر تو ز خست	اگر نماند تمامیش در دکان گس
----------------------------	-----------------------------

ساتویں شین کلمہ مثلاً تیشہ بیشہ ریشہ اندیشہ وغیرہ -

## صا و حمله

لغت میں خرس اور وہ مرغ کہ خاک پر لوٹے اسکے لومی عدد ہیں اور دو قسمیں +  
 اول صا و ابدال کہ سین سے بدلے مثلاً صلاخ و صلاخ ہننے پر وہ گوش اور جیم  
 فارسی سے مثلاً صید و چین +

دو صا و کلمہ مثلاً صف و صفوف و صفا و صافی صبر صقیل وغیرہ

## ضاد و معجمہ

لغت میں وہ خروس جو مرغیوں پر آواز کرے اور مرغی ہڈیاں اسکے آٹھ سو عدد ہیں اور  
 عربی زبان سے مخصوص ہے +

## طا و حمله

لغت میں وہ پیرو و ججاج سے صبر نکرے اور یہہ حرف فارسی زبان میں نہیں عربی  
 سے متعلق ہے اگر کسی جگہ پہ تو اصل میں تار مثلاً نوقانیہ ہے - عدد اسکے نو ہیں +

## ظا و معجمہ

لغت میں وہ عورت کہ جسکی بہت بڑی پستان ہوں پستان زبال کو بھی کہتے ہیں جس  
 ابجد میں اسکے نو سو عدد ہیں اور یہہ حرف ہی فارسی زبان میں افضل نہیں عربی میں ہے

## عین و حمله

اس حرف کے معنی کسر اول سے لغت میں خوش چشم عورتوں کے ہیں اور عینا کی جمع



ہے کہ خوشی چشم عورت کو کہتے ہیں اور فتح اول یعنی چشمہ آب وانی فستق و انیس  
وزانو و دینار و زرخ دال بہش آودہ بادل جو قبلہ کی طرف سے آئے چشم  
و ہتر و ہگزیدہ ہر چیز و ذات ہر شے و برادر و داری و پدری و شخص و نفس و حقیقت  
ہر چیز و اہل خانہ و قوم و جاسوس و دہقان و ویدار و غیرہ صاحب منتخب نے اسکے  
اثر تالیس معنی کہتے ہیں بہہ ہی فارسی مین داخل ہمیں اسکے ستر عدد ہیں ۴

### غین معجمہ

لغت مین تشنہ ہونے کے معنی ہیں اور سیماہ بادل جو محیط آسمان ہو اور خود سیما  
بلبل کو بھی کہتے ہیں بلبل کو اس تناسب سے کہ حساب ابجد مین غین کے ہزار عدد  
ہیں اور ہزار معنی بلبل باعتبار ہزار رستمان ہونے کے اسیلے غین یعنی بلبل بطور  
تنبیہ ہے مثلاً ملک الشعراء انوری۔ بیت

چون حرف آخر ہزار ابجد کہ سخن در راستی چو حرف نخستین ابجد است

فارسی مین اسکی تین قسمیں ہیں ۱

اول غین ابدال۔ کہ جیم تازی سے بدلے مثلاً مغلاخ و مغلاج گو دال بازی  
کو کہتے ہیں جو ایک مغلون کی رسم کسلی مغ کسر و فتح سے گو دال اور لاغ بازی کے  
معنی ہیں یہ دونوں لفظ ترکی ہیں حکیم سوزنی۔ بیت

ہر مراوے کہ داری اندر دل تو آید چو جو زور مغلاج

اور قاف سے مثلاً ایاق و ایاغ معنی پیالہ اور خاومعجمہ سے مثلاً چخ و چرخ ایک طائر  
شکاری کا نام ہے داخچ و داخچ فتح اول اور دوا و مہول اور جیم تازی سے وہ ممکن  
جو جیم پر پڑ جائیں شمس فخری۔ قطعہ



سپرگفت چو بخت شہنشاہ فیروز	شدید عقل و بد و گفت کا رنگ اسی شونخ
کہ بخت شاہ جوان و بخت شاد و	گرفتہ و ستوار غایت کبر و نجو خ

## ابو مشکور بیت

چو بر ویت از پیری افتاد انجوخ	نہ بینی گذر دل خویش اور دغ
-------------------------------	----------------------------

دس دس و سختو رو دہ گو سپند کو کہتے ہیں جب میں برنج و گوشت و مصالح و غیرہ بہر کہ  
روغن میں بریان کرتے ہیں **سراج قمری بیت**

بسا شب کہ از گوشت آگندہ آم	چو دس و دل و سینہ و رو دہ
----------------------------	---------------------------

## ابو حق طعنے بیت

برسانان مان تنک اعتمادیت	سختو مگر باطن پاک شمارود
--------------------------	--------------------------

اور شین سے مثلاً شاغولہ و شاشولہ و شعلہ کو کہتے ہیں اور داس سے مثلاً کاغذ و کاڈ  
ایک کیرے کا نام ہے کہ سب رنگ و سب پر زہر دار ہوتا ہے اور اسپر سیاہ لفظ  
ہوتے ہیں اور ہم سے مثلاً غلج و غلیج کہ گداز کو کہتے ہیں یعنی وہ خارش جو فعل کے  
نیچے کرنے سے ہنسی پیدا کرے اور کاف فارسی سے مثلاً غلولہ و گلولہ لغام و لگام  
اور سامی ہوز سے مثلاً اسپر خم و اسپر خم ایک مشہور پھول کا نام ہے \*  
دوسرے کے زائد مثلاً چا و چراغ چرے کو کہتے ہیں و گدا و گداغ گھاس  
تیسرے غین کلمہ مثلاً غناغنی غنچ غالب غلط وغیرہ

## فار معجمہ

لغت میں دریا کے گرد آب کو کہتے ہیں ابجد میں سکی اسی عدد میں اور دو قسم پر ہے \*  
اول فار ابدال کہ ہا فارسی سے بدل جائے مثلاً سفید و سپید اور ہا ہی تاز



سے مثلاً زخان و زبان اور خار معجمہ سے مثلاً فلا وہ و خلا وہ و دال سے بھی سرجمہ

### مولوی معنوی بیت

غولیش آئی و چین خوش باخلا وہ کن کہ اینت گوید گول است و آنت گوید گنگ

اور غین سے مثلاً فلیو و فلیو معنی احمق و سرشتہ اور کاف تازی سے مثلاً فلا وہ

کلا وہ دال مہلہ سے معنی مذکورہ اور واو سے مثلاً فام و وام بمعنی دنگ اور گ

ہوڑ سے مثلاً لغو و تہوضم اول سے معنی تلف اور مضاعج و امرین باہمی تازی سے کہ

کو فتق کوفت سے کو بد و کوب و غیرہ

دو ک فار کلمہ مثلاً فروغیم فہیم حیف صیف و غیرہ

### قاف

لفت میں و تو گرو مستغنی الاحتیاج اور گورہ زمرہ کہ محیط عالم ہے اسکے ایک سو عدد

اور دو قسم پر ہے

اول فی ابدال کہ غین سے بدے مثلاً چناغ و چناق ایک قسم کی مہلی ہے و

آرغ کر وق و ایاغ و ایاق معنی پاکہ شراب قدسی شہر

چو لب آباق برب مے بہد ہچون قبح جان بلب می آیدم از حسرت آباق او

وقایحہ و غالیحہ و قلندر و غلندر اور کاف فارسی سے مثلاً خالقہ و خانگاہ

دو ک قاف کلمہ مثلاً معشوق و عاشق بہ حرف عربی سے مخصوص ہے

اگر کوئی لفظ اس حرف سے فارسی میں ہو تو وہ اصل میں خار یا غین معجمہ ہے یا کاف

### کاف تازی

لفظ میں وہ اونٹ جسکے دانت بالکل گہس کر کوتاہ ہو گئے ہوں اور سلع یعنی مرسلا



اور مخفف شکاف کا اسکے بیس عدد میں اور کیا بت میں یہ حرف دو قسم پر ہے ،  
**اول** رسم الخط میں دراز مستطیج کہ مفردات و کلمات کے آخ میں لکھا جاتا ہے پس اگر  
 حروف مذہ اسکے ماقبل نہ ہو تو مفتوح و رتہ ساکن ،

دوسرے وہ کہ از محضی سے مرکب ہو کر یہ ہمیشہ کمزور ہوتا ہے اور اسی سبب  
اکو کہی یا اسے ہی بدل دیتے ہیں مثلاً کاشکے کہ اصل میں کاش کہ تھا اس حرف کی  
تینا لیس قسم ہیں :

اول کاف ابدال کہ الف سے ہرے مثلاً کالفتہ و آفتہ بروزن و معنی آشفته اولیٰ

گاہ بخش بسا لمان بخش	گاہا سپ و شتر و تاو ل
و تنبوک قنبول فتح اول و داو معروف سے کمان نرم عمید لونگی - بیت	
ہم کمان تنبوک ہم شمشیر سا طور آمدہ	در کمان چرخ پیش بلیک مرغ را
امیر خسرو - بیت	
اگر گیلے ملک فرماندہ گول	کہ بر عنقا زنداوک بہ تنبول
بلیک کسر اول دیامی مچول سے ایک پیکان کی قسم کوچ و کوچ احول کو کہتے ہیں اور ہم سے مثلاً بیشک و بشم کہ فتح اول سے یعنی شبنم ہے - استامادی	
چون مورو بود سہر کن موسیٰ من ہمہ	در دا کہ بر شست ہران موروں بشم
خسروانی - بیت	
از نسیم ریاض دولت تو	بر رخ گل در شین شد بیشک
اور دای ہوز سے مثلاً تارک و تارہ یعنی فرق و سر و چکاوک و چکا وہ ایک جانور	

میرزا حسن علی خان  
سکون دارو  
میرزا حسن سکون دارو  
میرزا حسن سکون دارو  
میرزا حسن سکون دارو  
میرزا حسن سکون دارو  
میرزا حسن سکون دارو  
میرزا حسن سکون دارو



سورف کا نام ہے • میر مغزی • بیت -

تا چکا دک بت موسیقار برتقار خویش	از غنوں گشت است ببل بروخت از غول
----------------------------------	----------------------------------

اور خار بھرتے مثلاً تاکچہ و مثلاً تاکچہ یعنی سینہ بند جو عورتیں پہنتی ہیں اور

خین سے مثلاً ہر کالہ و ہر فالہ یعنی بارہ ہر جبر و کثر گاو و عشر گاو و انوری بیت

ہلنگ بیت و کرا و دم گوزن کسین	ہامی طلعت و عفا شکوہ طوطے پر
-------------------------------	------------------------------

ایضاً

دش بچون دم کرا و گشتہ	سرون مانند شلخ گاد گشتہ
-----------------------	-------------------------

و و سکر کاف کہ معنی خود کے دینا ہے مثلاً نشر کما اثبت علیہ نفس

تیسکر کاف خطاب کلمات عربی کے آخر میں آتا ہے۔ حافظ

ایدل ریش مرا بر لب حق بک	حق محمد ار کہ من ہیر و مانتہ ک
--------------------------	--------------------------------

بہی خطاب مفعول کے لئے معنی ترا مثلاً جراک اہ و جاک اہ و شفاک اہ یعنی خدا

ترا بدلہ دے دے وغیرہ۔

چوتھے کاف قلت یعنی معنی تصحیف مثلاً اندک اندک بیت

اندک اندک بہم شود بسیار	وانہ دانہ است غلہ در انبار
-------------------------	----------------------------

پانچویں معنی باہم مثلاً بیت

اعتمادی بوفائی منت اسی کا فریست	ہم گوئی بیاید کہ ترا باور نیست
---------------------------------	--------------------------------

عنی • بیت

ہر سوختہ جانی کہ بشمیر و آید	کر مرغ کباب ہے کہ بی بال و پر آید
------------------------------	-----------------------------------

اس شعر کو صاحب جملہ الواح چہار گزارنے کاف مضامین کی مثال میں لکھا ہے



اور بیان کیا ہے کہ ہال و پراید کا کاف مفاعلات ہے مفاعلات و زنا کہا  
 کے معنی دیتا ہے اور محمد عیاش الذین صاحب عیاش اللغات و محمد حسن قتیل  
 صاحب شجرۃ الامانی دونوں نے یہ شعرا کاف کی مثال میں لکھا ہے کہ جو لفظ ہم  
 سے معنی دے کاف مفاعلات کی مثال میں نہیں لکھا کمالا یخطف علی الطبع سلیم

نظر بر من آن ماه طلعت ندارد	اگر آئینہ گردم کہ صورت ندارد
-----------------------------	------------------------------

یعنی ہم صورت ندارد

پہچنے بمعنی ہر گاہ مثلاً حفظ - بیت

گفتہ بودی کہ بیایم کہ بجان آئی تو	من بجان آدم اکنون تو چرا می نائی
-----------------------------------	----------------------------------

یعنی ہر گاہ بجان آئی +

ساتوین بمعنی اگر اشرا محمد حسن قتیل - بیت

چہ کنم گرد کہ سوی عاشق زار	کنی از لطف ای بدخون گار
----------------------------	-------------------------

یعنی اگر سوی عاشق

اٹوین بمعنی ہر سیکہ - مثلاً شہر کہ با من ست گرد من دواویم - یعنی ہر سیکہ

ٹوین کاف تعریف بمعنی وصف و توصیف سعدی - بیت

دین بوم حاتم شناسی گر	کہ فخر خدہ خویش و نکو سیر
-----------------------	---------------------------

دسویں کاف مفعول مثلاً بچا بیٹے بچ خوردہ

گیارہویں کاف فاعل مثلاً گوزک یعنی گوزک کنندہ

بارہویں کاف نسبت - مثلاً چو نک و او معروف سے گوزہ لولہ دار کو کہتے ہیں

اور چو شمدن کے طرف منسوب ہے جس کے یکدن سے معنی ہیں اور کوک منسوب



ہو و ن پروک کہ چیتان کو کہتے ہیں اور پردہ سے منسوب ہے۔

تیر ہوین - کاف تروید کہ مفید معنی رو ہو مثلاً بیت

اگر تو زخم نہی بہ کہ دیگری مریم	وگر تو زہر نہی بہ کہ دیگری تریا
---------------------------------	---------------------------------

حافظ اصبح حسن مشوق بہترست کہ آن +

چو ہوین کاف مفاجات - اسکو فحاشیہ ہی کہتے ہیں مثلاً بیت

نظر بوش ولیکن بہ چپ دست	اکہ عید می از کنار دشت برست
-------------------------	-----------------------------

یعنی ناگہ عید کے بیت

اشکرا سلام چو آغبار سید	یو و زین شہنہ کہ دریا رسید
-------------------------	----------------------------

پندر ہوین - وہ کات کہ نگہ کلام ہو مثلاً اس شعر میں دوسرے مصرعے کا دوسرا کات تہ لالی

مداغم جان از دبا برگ گردو	اکہ ستر ہم کہ شادی ہرگز گردو
---------------------------	------------------------------

سولہوین معنی چرا مثلاً لطامی - بیت

از خورشید روشن توان جست نو	کہ شد سایہ را سایہ زین کار دور
----------------------------	--------------------------------

یعنی چرا کہ شد الخ

ستر ہوین کاف زائد مثلاً جامی - بیت

این ہمہ شور و اضطراب کہ چہ	دین ہمہ ترک خور و خواب کہ چہ
----------------------------	------------------------------

مولوی روم - بیت

کہ چنین نہاید و گہ ضد این	جز کہ حیرانی نہا شد کار دین
---------------------------	-----------------------------

مولوی معنوی - بیت

جز کہ حسب ذوق نہا شد طوم	شہد را ناخوردہ کی دانی طوم
--------------------------	----------------------------



لفظ ہز کہ کا کاف دو نو مصرعون میں اور کاف کہ چہ را ند ہے ۔

اٹھارہویں معرفہ کہ بیانہ کی مانند ہے اور اسکو یاسی صنفی کہ معنی چنان چہین و  
لازم نہیں مثلاً جامی - ع لیکویم کہ وحشیت عزیزم ۔

انیسویں تصغیری مثلاً منک بیتک ملک ویرک معنی مخ خرد و بت خرد شعر

گشتم خواب شیفہ در خرد راگی | قدش نہا کے و چہ نازک نہا کے

و لنگک یعنی لنگ خرد حکیم سنائی

لنگک زبرد سگکے | علی عم وزو نے عم کالا

سعدی - بیت

پیر مرموی لطیف در خداد | دخترک را کفش دوزی داد

یعنی دختر تصغیر

بیسویں کان کہ ایہ کہ استفہام کی مانند ہے مثلاً آخرین - بیت

روئی کہ جلوہ کرد کہ حیرانم چہین | زلف کہ دیدہ م کہ پریشانم چہین

ع کہ بر فردرہ را داد مطلع صحیح - اور یہ کان تا نقطہ میں باشی و آہاں مثلاً حیران قتل

گر قتل من سکین بہاری راست گو | جز تو کا و خصم جان عاشقان زار کہ

یعنی کدام

اکیسویں کاف تعظیم مثلاً خوشترک پیشترک و کترک نظامی مصرع درس

خوشترک زان کہ صحر اوش بہت فیضی - بیت

سازم دل ازین فسانہ سیراب | زان پیشترک کہ گیرم خواب

بایسویں تشبیہی کہ فارسی میں لفظ چنانکہ و مانند سے معنی دیتا ہے حفظ



از ان گیسوان فکر آن در خیال	کہ در ہلال اند در نیم شب
نظامی بیت	
چنان بخورد ز گیسو خام را	کہ ز گیسو خورد مغز بادام را
وہ کاف ہی کہ لفظ ہج کے معنی دے تھی، ہو مثلاً بیت	
انیت در جنگ صلح دار کہ او	انیت در صلح وفادار کہ او
یعنی ہجو او اور صاحب (خواہر الحروف) نے کاف تشبیہی کلمات کے آخر میں ساکن لکھا ہے مثلاً شکستے وہ مگر اکیرے کا چار گوشہ جو باجہ میں آتا کرتہ میں نعل کے نیچے سیتے ہیں کیونکہ وہ خشت کی طرح چار گوشہ ہوتا ہے عربی میں کاف تشبیہی کلمات کے اول میں منقوع آتا ہے اور چر دیتا ہے مثلاً کیت العقیق یعنی مکان برگریدہ گی مانند کہ کعبہ ہے شعر	
قطب لباب کیت العقیق	حوالیہ من کل فتح عمیق
تیسویں کاف تائید کاف تعلیل کی مانند ہے اور دونوں میں یہ فرق ہے کہ یہ تائید کے واسطے اقبل آتا ہے اور وہ حرف تعلیل کے واسطے نیا ختم ہوتا ہے	
محبت را پس از قطع تعلق لذتی باشد	کہ نخل شاخ پیوندی بہ از اول نمر گیرد
(ذیات اللغات) میں بجائے پس از قطع تعلق پس از قطع محبت لکھا ہے ہر	
محبت کے رد و گرت خوانم تو تیار گرد	کہ از سایہ صندل کجا نقصا رسد بوز
سعدی	
ای قطره منی بہر چارگی نہ	کا بلیس را غور و دلی ہا کار کو
چوبیسویں - بنی کس مثلاً بیت	



ہرگز امنشی اران ز گس جادو شد	انتر سوخته اش پدہ کہو یاشت
سعدی - مصرع گرا جادوان باندن آئینہ مست +	
چہ بیسویں معنی ہر کہ مثلاً سعدی - بیت	
دگر کشور آباد ہر چند خواب	کہ دار و دل اہل کشور خراب
ہے ہر کہ دارد بیت	
خدا را انداخت و بخت نکرد	کہ بخت و روزی قضا عت نکرد
چہ بیسویں دعائیہ مثلاً سعدی - بیت	
مرا حاجے سناہ عاج داد	کہ رحمت ہر اخلاق حجاج داد
نظامی بیت	
مرازان کہ بیان صاحب اران	تو لے ماندہ باقی کہ باقی بیان
مصرع کہ رومی ہر سید باد و خانہ خان واق عر کہ کس سباد ز کردار ہبوط نخل +	
ستائیسویں معنی از مثلاً قطعہ - سعدی	
ترک احسان خواجہ اولی تر	کہا حتمال جفا می تو زبان
بہ تنہای گوشت مردن بہ	کہ تقاضای زشت قصا بان
اٹھائیسویں کاف لفظی اوسکو کاف است تمام ہی کہتے ہیں مثلاً سعدی	
شرف نفس بچو دست و کرامت بسجود	ہر کہ این ہر دو نذر و عدش بہ کہ وجود
مصرع چوبک مشک یہ کہ تودہ گل مصرع خزانہ ہی بہ کہ مردم سنج	
اتیسویں کاف اضرائیہ کہ لفظ بلکہ کے معنی پیدا کرے مثلاً بیت	
نہ شورش بلبیل غمناک دارد	کہ گل ہم نہ و گریان چاکہ دارد



## حافظ بیت

ذمن بران گل عارض غزل سرایم و بس | کہ عند لیب تو از ہر طرف ہزار اند  
اس کا ف کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ پہلے اس سے لفظ بل مذکور ہو یا محذوف

## حسین ثنائی بیت

صحن فلک پر نجوم نیت کہ بردر گہت | طاس گدای فلک در گہ دوران شکست

اس جگہ لفظ بل محذوف ہے بیت

مقدمی کہ مردم بصوت خورند | کہ ارباب معنی بہ کا غد برند

تیسویں کا ف استفہام کی تین قسم ہیں۔

اول اقاری کہ دعا کے اثبات کے واسطے ہو مثلاً شعر

دوش در بزم تو آندوہ و نا شاو کہ خود | من بودم و دھنا فک بیداو کہ بود

یعنی من بودم و دیگر می نبود شعر

کہ بر فوز دہر باد مطلع صبح | کہ بر فراز دہر شب بصد صبح شفق

دوسرے انکار ہی یعنی اقاری کا عکس مثلاً غنیمت بیت

کہ یگوید کہ بر غم سفر بست | بقتل عاشق مسکین کر بست

تیسرے استخاری کہ مخاطب سے طلب خبر کے لیے ہو مثلاً بیت

ای میوہ رسیدہ رہبان کیستی | وی آیت نو آرد در شاکیستی

مصرع فائق ہجر کہ آورد در جهان یارب بیت

لاد رخا من بر سر روان کیستی | سنگدلا شکر آفت بار کیستی

اکتیسویں کا ف ربط مثلاً شعر



گفتیم کہ دلم گفت کہ بخون کش	گفتیم چشم گفت کہ بچون کش
اور دو جہلون میں ربط کے لیے مثلاً شعر۔ امیر خسرو	
دل گشتہ را در ہر خم زلفش ہی جستم	کہ ناگہ چشم بدخوسوی رویش فت دل گشتم
اور دل کے لفظ سے بعد مثلاً آصفی۔ بیت	
دل کہ طومار وفا بود من مخزون را	پارہ کردند نہستہ تہان مضمون را
اور ندا کے حرف کے بعد جس حالت میں منادی اُسکا محذوف ہو مثلاً ابوعلی	
قلندرمصرع اسی کہ کوئی پیچ مشکل چون ذاق یارنیت، اور منادی مذکور کے	
بعد ہی مثلاً مصرع اسی دوست کہ دل زہد ہو رشتہ	
بتیسویں کاف عطف مثلاً بیت	
ای بسا اسپ تیز رو کہ بماند	کیہ خزلنگ جان بہزل برو
بتیسویں کاف تحقیر کے سوا ہی اور کلمات اول و وسط الفاظ میں نہیں واقع	
ہوتا۔ اور ما قبل اُس کا مفتوح رہتا ہے سعدی۔ بیت	
مردک سنگدل خیال بگزید	لب دختر کہ خون از و بچکید
پینے مرد حقیر حکیم سنائی۔ بیت	
من و کشکو کے وہو سکتے	دکے پر زرد و دوسکتے
چوتیسویں کاف نتیجہ و ترتیب فائدہ کہ تا کے معنی دیتا ہے مثلاً حافظ	
ای پنجبرکوش کہ صاحب خبر شوی۔ پینے تا صاحب خبر شوی اہلی۔ بیت	
مجاورم چو سگان پیراں کویت	دشت را نگذارم کہ بگذرد سویت
پنستیسویں کاف حذف کہ لفظ ہر کسی کے بعد یا اسی تختانیہ کے بغیر اور مع او تراو	



آجے آئے مثلاً میر فطرت مصرع ہر کسی کشتہ آن رگس عا دو باشد  
 دو سر مکشال بے یا طہوی ع ہر کس ز دو اردہ مقامش خبریت  
 مثال مترادف مصرع چنان ہر شہ تم قائم فضلاً مکان تنگ است  
 چہ تیسویں کاف کہ فاکل کے کلام کے بیان کے واسطے مع الصفہ و غیر صفہ  
 مثلاً مع الصفہ حافظ بہیت

شہیدہ ام خبری خوش کہ پینا گفت خیال یار نہ آن میکند کہ توان گفت  
 دو سر مکشال غیر صفہ مصرع شہیدہ ام کہ دین روز را کہن سپرہ اور کلمہ  
 سے بیان کے واسطے مثلاً قلیل مصرع جان من تاکہ دل از من بردی اور کلمہ  
 تار کے بعد حذف بھی ہو جاتا ہے مثلاً لفظ اخی بہیت نمبندہ تا لب نامندہ  
 تیسویں کاف تفسیر بیان اور اسکی چند تسمین ہن  
 اول وہ کہ یاسی صفت کے بعد آئے اور اسکی دو تسمین ہن قریب و بید و بید  
 وہ ہی کہ صفت مجہول اور کاف بیان میں کوئی حرف زیادہ نہ ہو مثلاً مصرع گلے کر کی  
 درفش آرونی چن بہت بہیت

چشمی کہ ترا ندیدہ باشد	آن دیدہ بگو چہ دیدہ باشد
بید وہ ہے کہ آسمین کوئی لفظ زیادہ ہو مثلاً بہیت	
وجودی و دہر و شنائی مجمع	کہ نوریش دینہ شد چو شمع
دو سر وہ کہ اسما اشارات کے بعد کہ این و آن و او ہن واقع ہو یہ بھی دو سر ہے اول وہ کہ کاف ہی قریب مثلاً مصرع این کہ می شنیم بیداری بہت یارب باخواب دو سر وہ کہ کاف ہی بید ہو مثلاً حافظ س ع اینقدر بہت کہ بانگ جسی می آید	



اور متصل مثلاً لفظ آن کہ میں میسر رسید۔ مصرع ای آنکہ دوامی در دندان دانی  
اور منفصل لفظ آن سے با یا فعلانی۔ عر ہاک آن کہ ناز کم کہ چون نہ نوہ اور  
بہی حذف ہی ہوتا ہے مثلاً بیت

سوی من میں ہین سوی در گفتم بچشم	باہ من گفتا کن ہر سلف گفتم بچشم
---------------------------------	---------------------------------

اور یہی مصرع سے آخر میں ساکن مثلاً بیت

نگرود در دمن ہ از دوا تاکہ	نہ پرسی حال من امی راحت جان
----------------------------	-----------------------------

اہتسین سببہ مثلاً بیت

نیفتد درین طشت فریاد کس	کہ برستہ شد راہ فریاد کس
-------------------------	--------------------------

شعر

سوی مخزن آوردم اول بچ	کہ سستی نکردم دران کار بچ
-----------------------	---------------------------

انتالیسون کاف ترحم۔ مثلاً طفلک خوردک جامی۔ بیت

کان حمت گفت تصفیہ نیست	جدو گوید طفلکم تحفیہ نیست
------------------------	---------------------------

چالیسون کاف متضد۔ مثلاً بیت

چشم بد اندیش کہ برکنده باد	عیب نماید ہنرش در نظر
----------------------------	-----------------------

سودی۔ شعاع

بروتا ز خوانت نصیبی دہند	کہ قولند گانت سبحتی ورا ند
--------------------------	----------------------------

بندیش زان طفلک بے خبر	وزراہ دل در دندش خذر
-----------------------	----------------------

اکتالیسون کاف سببی نام۔ مثلاً۔ نشر آن سخن زیادہ از حد خود خواہم گفت

و نہرم عیب نہ کنند۔ یعنی نامردم



## بیالیسویں - کاف تمثیل - مثلاً شعر

میں نے نعل گون از بطن سرنگون	روان بچیان کو لٹکھنہ جو
------------------------------	-------------------------

تینالیسویں کاف کلمہ مثلاً ہاک تاک چاک کلام مستحکم وغیرہ +

## کاف فارسی

اس حرف کے معنی بران قاطع بین لاف و گراف و سخنان لاطال کے ہیں اور زبان عربی سے خارج ہے اسکی دو قسمیں ہیں +

اول گاف ابدال کہ غین مجہم سے بدل جاوے مثلاً کلامہ وغلامہ معنی لاف اور دال مہملہ سے مثلاً اورنگ و اورنگ تخت کو کہتے ہیں اور الف سے مثلاً ستلخ و ستلخ معنی شوخ سیف الدین ہفرنگی

تیرا کشتا و چشم نو اسلخ میرود	شاید کہ در حرم دل خصم محرم است
-------------------------------	--------------------------------

اور بار عربی سے مثلاً گلغونہ و بلغونہ اور داد سے مثلاً گل و ول ضم اول سے مشہور لفظ ہے و گراز و دراز معنی خوک نرا و ریاء تختانی سے مثلاً زرگون زرین بران میں بہنی رنگ و آذرگون و آذر یون ایک شقایق کی قسم چکے کناری سرخ اور میانہ سیاہ ہوتا ہے اور بحالت تعویب جیم سے مثلاً بانج و گیلان جیلان و گوہر و جوہر و خشیگ و خشیج +

و دوسری کاف کلمہ مثلاً جنگ و چنگ و شنگ و سنگ و تگ و تگل و تگل وغیرہ

## لام

نفت میں لام کی جمع کہ زرہ کو کہتے ہیں اور ایک قسم کی ندی کلاہ جو فقیر پہنتے ہیں اور وہ مرکب کہ غبر و مشک و نیل و لاجورد سے بنا کر چشم زخم کے دغیہ کیونے



بچوں کے سینہ اور چہرہ پر نقش کرتے ہیں۔ اور لاف و گراف مزبور  
 و آرایش و کمربند و درخت سیدہ و از زرد شتر کو یہی کہتے ہیں اور اس حرف  
 کو مشقون کی زلفوں سے ہی تشبیہ دیتے ہیں عدد اسکے تیس ہیں اور وہ ہیں  
 اول لام ابدال کہ راز مجاہد سے بدے مثلاً ارونند و الوند  
 دوسرے لام کلمہ مثلاً کل کل غل غل علم حلم وغیرہ

میم

لغت میں خرمای دراز اور شراب خالص کو کہتے ہیں حساب ابجد میں اسکے چالیس عدد  
 ہیں اور چودہ قسم پر ہے  
 اول میم ابدال کہ خا و جیہ سے بدے مثلاً برم و سرج بالغم یعنی تالاب ابوالحسن  
 شہید۔ بیت

چون تن خود یرم پاک پر شست	برتن اوتکام نولور صبت
اور غین سے مثلاً پیانہ و پیانہ اوز فار سے مثلاً مخیز و مخیز مہیز کو کہتے ہیں اور	
مہیز اصل میں مہاز تھا بطور الہ مہیز ہوا فردوسی۔ بیت	
چو رستم و رادید زان گو نہ تیز	بر آشفٹ زان سان کہ نور مخیز
اور نون سے مثلاً کجین و کجیم فتح اول سے بغی پرستون ملا شانی۔ تکلو	
دہم را بادش برقع عقد خوشتر از نوب	جسم خفطش بروز کینہ پتہ ز کجیم

خواجہ جمال الدین سلمان۔ بیت

از جہان منسوخ خد رسم کجا عند و کجین	بعد ازین کس را خیال کج نگردد در کمان
و بان و بام بغی سطح جسکا مراد ف سفت ہے مثلاً مولوی معنوی۔ بیت	

۱۔ گریستن یعنی بوسہ  
 ۲۔ درخت سیدہ  
 ۳۔ بچے کا نانا  
 ۴۔ درخت سیدہ  
 ۵۔ بچے کا نانا  
 ۶۔ بچے کا نانا  
 ۷۔ بچے کا نانا  
 ۸۔ بچے کا نانا  
 ۹۔ بچے کا نانا  
 ۱۰۔ بچے کا نانا  
 ۱۱۔ بچے کا نانا  
 ۱۲۔ بچے کا نانا  
 ۱۳۔ بچے کا نانا  
 ۱۴۔ بچے کا نانا  
 ۱۵۔ بچے کا نانا  
 ۱۶۔ بچے کا نانا  
 ۱۷۔ بچے کا نانا  
 ۱۸۔ بچے کا نانا  
 ۱۹۔ بچے کا نانا  
 ۲۰۔ بچے کا نانا  
 ۲۱۔ بچے کا نانا  
 ۲۲۔ بچے کا نانا  
 ۲۳۔ بچے کا نانا  
 ۲۴۔ بچے کا نانا  
 ۲۵۔ بچے کا نانا  
 ۲۶۔ بچے کا نانا  
 ۲۷۔ بچے کا نانا  
 ۲۸۔ بچے کا نانا  
 ۲۹۔ بچے کا نانا  
 ۳۰۔ بچے کا نانا  
 ۳۱۔ بچے کا نانا  
 ۳۲۔ بچے کا نانا  
 ۳۳۔ بچے کا نانا  
 ۳۴۔ بچے کا نانا  
 ۳۵۔ بچے کا نانا  
 ۳۶۔ بچے کا نانا  
 ۳۷۔ بچے کا نانا  
 ۳۸۔ بچے کا نانا  
 ۳۹۔ بچے کا نانا  
 ۴۰۔ بچے کا نانا  
 ۴۱۔ بچے کا نانا  
 ۴۲۔ بچے کا نانا  
 ۴۳۔ بچے کا نانا  
 ۴۴۔ بچے کا نانا  
 ۴۵۔ بچے کا نانا  
 ۴۶۔ بچے کا نانا  
 ۴۷۔ بچے کا نانا  
 ۴۸۔ بچے کا نانا  
 ۴۹۔ بچے کا نانا  
 ۵۰۔ بچے کا نانا  
 ۵۱۔ بچے کا نانا  
 ۵۲۔ بچے کا نانا  
 ۵۳۔ بچے کا نانا  
 ۵۴۔ بچے کا نانا  
 ۵۵۔ بچے کا نانا  
 ۵۶۔ بچے کا نانا  
 ۵۷۔ بچے کا نانا  
 ۵۸۔ بچے کا نانا  
 ۵۹۔ بچے کا نانا  
 ۶۰۔ بچے کا نانا  
 ۶۱۔ بچے کا نانا  
 ۶۲۔ بچے کا نانا  
 ۶۳۔ بچے کا نانا  
 ۶۴۔ بچے کا نانا  
 ۶۵۔ بچے کا نانا  
 ۶۶۔ بچے کا نانا  
 ۶۷۔ بچے کا نانا  
 ۶۸۔ بچے کا نانا  
 ۶۹۔ بچے کا نانا  
 ۷۰۔ بچے کا نانا  
 ۷۱۔ بچے کا نانا  
 ۷۲۔ بچے کا نانا  
 ۷۳۔ بچے کا نانا  
 ۷۴۔ بچے کا نانا  
 ۷۵۔ بچے کا نانا  
 ۷۶۔ بچے کا نانا  
 ۷۷۔ بچے کا نانا  
 ۷۸۔ بچے کا نانا  
 ۷۹۔ بچے کا نانا  
 ۸۰۔ بچے کا نانا  
 ۸۱۔ بچے کا نانا  
 ۸۲۔ بچے کا نانا  
 ۸۳۔ بچے کا نانا  
 ۸۴۔ بچے کا نانا  
 ۸۵۔ بچے کا نانا  
 ۸۶۔ بچے کا نانا  
 ۸۷۔ بچے کا نانا  
 ۸۸۔ بچے کا نانا  
 ۸۹۔ بچے کا نانا  
 ۹۰۔ بچے کا نانا  
 ۹۱۔ بچے کا نانا  
 ۹۲۔ بچے کا نانا  
 ۹۳۔ بچے کا نانا  
 ۹۴۔ بچے کا نانا  
 ۹۵۔ بچے کا نانا  
 ۹۶۔ بچے کا نانا  
 ۹۷۔ بچے کا نانا  
 ۹۸۔ بچے کا نانا  
 ۹۹۔ بچے کا نانا  
 ۱۰۰۔ بچے کا نانا

۱۔ گریستن



سرفروگن یکدمی از جهان چرخ	تا زخم من چرخ با برسان چرخ
اور با می ہوئے مثلاً تارم و تارہ بعضی خانہ چوبین اور مضارع مین یا سے مثلاً	
آدن سے آید اور آخر الفاظ مین زائد مثلاً چرا و چرا و چرام بعضی چریدن حکیم سنائی	
آن شنیدی کہ در ولایت شام	برده بودند کشتران بجرام
و دوسری میم متکلمہ یا فاعل مثلاً اور نگاہ زیب عالمگیر بادشاہ غازی باغی	
دید ز پئے گلاب سے گردیم	پڑمردہ گلے برو می شنیدیم
گفتم چہ کردہ کہ میسور ز دست	گفتا کہ درین باغ دمی خندیدم
تیسری میم تخصیص کہ ای او سے آئین مین بعضی خصوصیت و تعیین آئی	
اور میم موم ہو مثلاً چارم پیچم پیچتم - لفظ دوم مین سبب ثقات ضار کے مفتوح ہی	
چوتھی میم ہی کہ صیغہ امر حاضر پر واقع ہو مثلاً مکن گو فرما پیوی خواجہ شیراز	
زلف برباد مدو تا ندھی بربادم	ناز بنیاد مکن تا مکنی بنیادم
پانچویں - بعضی خود مثلاً ظہور می	
نتوان برہ سعی پاسبی دگرانیت	دنبال خود اندختہ ام را بہر م
یعنی را بہر خود را بہیت	
گفتم کہ ہرم کلف ز رویم	اور نیت بجا رہم ہویم
یعنی از روی خود	
چھٹے زائد مثلاً (بجٹ) بہیت	
تو در بہان نکویان شستہ باشتی من	نظر کنم بتو از من بہ انتخاب خودم



و بخانه خود میروم و بر اسب خودم سوارم

ساقونین میم علامت که عربی بین بعض اسم مصدر و اسم فاعل و اسم مفعول  
و اسم ظرف و اسم آلہ میں آئے اور مصادر کے اول مفتوح کسور مضموم تینوں طرح  
سے واقع ہو مثلاً مصاحت محنت مصاجبت اور اسم ظرف میں مفتوح مثلاً مطلق  
اور اسم آلہ میں کسور مثلاً میران اور اسم فاعل میں مضموم مثلاً مستقد و نجم اور اسم  
مفعول میں مضموم و مفتوح و دو نون مثلاً مخزون و سنور

آٹھویں میم مفعول مثلاً بیت

ہم گفتی و دشنام تو دادی	خوشم فرمودی و کام تو دادی
-------------------------	---------------------------

### سعدی - بیت

تولای مردان آن پاک بوم	بر انگیزم خاطر از شام و روم
------------------------	-----------------------------

نظامی مصرعہ بران دارم ای صلیحت خواہ من یعنی خوش مرا فرمودی و بشنام  
مراد آدمی و بر انگیزم مرا خاطر و بران دارم مرا

نویں میم نسبت مثلاً نیم منسوب بہ نیل کہ ایک قیمتی جوہر ہے و پیلام و ابریشم پیک  
منسوب ہے کہ مشہور کثیرا ہے

و سوین بنی ہستم مثلاً مصرعہ ستم ز غم عشق تو ستم ستم یعنی سست ہستم

گیارہویں میم تانیث مثلاً خانم و بیگم مونث خان و بیگ

بارہویں میم مضاف الیہ مثلاً ملا فوقی زیدی - بیت

دلہ برد آبروسی گر یہ چند	شب و روز از فلک پہر و زار
--------------------------	---------------------------

### جامی - بیت



ز شوم خامہ رشتہ نشان کن	ز عظم نامہ را غبر نشان کن
<b>ملا فوقی نیرومی - بیت</b>	
وفا چو دید کہ انصاف از جهان کچید	انغان ز پسینہ برآورد و گفت کو پدرم
یعنی پدر من و دل من و شو من و عطر من و حرف من	
<b>تیرہویں - میم حذف کہ بطور قدرت حذف کیجائے مثلاً سعدی - بیت</b>	
گفتم کہ گلے بچسبم از باغ	گل دیدم بوست شد بہ بوی
<b>انوری - بیت</b>	
القصہ باز گشتم و آمد بخاند زور	در باز کرد و باز بست از بس ہوا
یعنی ست شدم و آدم نیز جب دوسری میم سے متصل ہو حذف ہو جائی مثلاً شعر	
درد و ضو کن چنین استنجا	بہر دست و روی لیکن ما
پس بہ آن نہیں کہ بیاند	پائی شود ہر آنکہ میداند
<b>یعنی میم من شرف شقروہ - بیت</b>	
چون بشکل پستہ بکشاید نمکدان حیات	در میان پستہ اش سی رود باد مغربین
یعنی باد ام مغربہ قاعدہ حروف بکرہ میں جاری ہے میم سے مخصوص نہیں ہوتا	
<b>چودہویں - میم کلمہ مثلاً نعم نعم نعم نعم نعم نعم نعم نعم نعم</b>	
<b>نون</b>	
فارسی میں کنون کا مخفف ہے اور تہ درخت عربی میں یعنی چھل و شمشیر	
و دوات و سیاہی و دوات و چاہ زرخدان نام شہر و جب یعنی رات اُسکے چاروں طرف ہیں	
اور گیارہ قسم پر ہے +	



اول - لون ابدال کہ میم سے پنے مثلاً بان و بام پشت سقف مکان کہتے ہیں اور لام سے مثلاً چندن و چنڈل جسکا معرب صندل ہے و نیو فر و یلو فر و زامی ہونے سے مثلاً مرزن و مرزہ موش کو کہتے ہیں اور بعد حروف علت کہ مدہ ہو دین غنہ آتا ہے ظاہر کیا اس نون کا قبیح بلکہ صحیح نہیں ہندی میں جائز ہے مثلاً مکان مکین زمان وزمین ربون سخون وغیرہ اور اکثر کلموں کے درمیان بطور غنہ مثلاً نشاند و سنگ اور جس کلمہ میں کہ نون و بایا نون کاف باہم واقع ہوں تو انکو میم سے بدل دیتے ہیں مثلاً گلبانگ گلبام معنی آواز بلند

### ش

گلبام زند کوس و گلبام زند کاست	کاتش بکلام آرد و خمار بھج اندر
و سب و سم پاسبی حیوانات شجر	
بابہ بوش عارض طاق طرب	سیر کجا کہ خودی بنیم سنب
و دنب و دم جسکا معرب دنب ہے و دنب و خم شیخ واحدی بیت	
ہدکان می فردشان کوست ہر خدام	ہم جیہا ہی گشت ہنوز در خمار
و کنب و کم موادی روم	
تو بدای خدا ی بنکر کہ صد اعقا و خشد	زچہ سنی است موی زچہ رافضی است کنبی
اور اس لفظ کا معرب قم ہے کہ عراق میں ایک شہر ہے و انہرو و اہرود	
صاحب کامل التبعیر بیت	
انہر و دست مایہ شادی	مال قیدست محنت آزادی
اور وسط کلمہ بین زائد مثلاً پکنان کہ اصل میں ہنگان تھا مانند ہنگان اور	



ہنگان کا کاف فارسی بجائے می ہونہی +

دوسرے نون جمع - مثلاً آنان ایمان شہان کسان حافظہ - بیت

شراب لعل کش وردی مجیدان میں	خلاف مذہب آنان جمال دیزان میں
-----------------------------	-------------------------------

و آسیابان جمع آسیاب ملا فوقی - یزدی - بیت

آسیابی دہر خالی دیدم از جنس وفا	در بہان بوقی بطور آسیابان ہنرم
---------------------------------	--------------------------------

خرین - بیت

آنا کہ خاک راہ ترا تو تیا کند	ای پردہ گردیدہ و راسی چہا کند
-------------------------------	-------------------------------

حسن و یک قیروینی - شعر

بیطافہ واپسش میگرفت و بر لب می گفت	کہ این سرخچہ از خون کسان رنگین شد و رفت
------------------------------------	---

تیسری نون رابطہ مثلاً خوش بنے خوش است و دبیرن یعنی دبیرست

چوتھی نون مصدری - جس کے اقبل تائے مشنات فوقانیہ یا دال پہلے ہو مثلاً

نوشتن نہادن وغیرہ

پانچویں نون زائد کہ کلمات کے آخر میں آئے مثلاً رہا و رہبان و جانا و جہان

و پاداش و پاداشن و ما و مان +

چھٹی نون حالیہ کہ الف فاعل کے بعد آئے مثلاً خندان گریان و قطرہ زمان

و دیوان و جویان حکیم سنائی

قاصد الاشک در قطرہ زمان سے آید	کہ بدل شوق کسی از سپہ آں سے آید
--------------------------------	---------------------------------

بعض ہکو نون فاعلیت ہی کہتے ہیں +

ساتویں نون نسبت کہ اس کے آخر میں واقع ہوتا ہے مثلاً زمین کہ ریتم سے



منسوب ہے درین رنج سے و خوشن جویش سے

اسٹھوین نون تردید کہ اسکے وسیلہ سے معنی مذکور سے انحراف کر کے دیکھ

مخول کی طرف راجع ہوں علم صنائع میں اسکو رجوع کتنے میں مثلاً بیت

نی گلاب است این کہ بر رخسار چوین	تا نسوز و عالمی آبی بر آتش سے زنی
----------------------------------	-----------------------------------

کلیم - لطف

اسبت کہ حار یب فرامی تن اوست	کو ہی است کہ لالہ زار در دامن اوست
------------------------------	------------------------------------

نے نے غلم کہ آسمان و گر است	در رنگ خاشاق پہ پیراہن اوست
-----------------------------	-----------------------------

نویں نون استفہام خواہ تقریری ہو مثلاً سعدی بہ بیت

نہ مار اور جہان عہد وفا بود	بجفا کردی و بد عہد نئی دی
-----------------------------	---------------------------

و سوین نون نفی کہ مفتوح و کسور کلمات کے اول میں حروف و افعال و

اسما سے متصل ہو کر آتا ہے مثال اسم مصرع نی پانی درون فتن

فی را می بردن شد مثال فعل روحی مصرع زن نخواہد اگرش دختر قیصر

بدہند مثال حرف کہ ہزہ خطابی پر واقع ہوا ہے مع مغزیز تر نہ از کعبہ

ای لباس پرستہ اور کہی منفصل مثلاً صائب عو اگر نہ تہ لبلم بعد بودی تاج حوٹھا

یعنی اگر نہ بودی

گیارہوین نون کلمہ مثلاً بوستان گابستان نان نہان وغیرہ

واو

زس حرف کے معنی لغت میں شتروں کے گلے کے بین اور ابجد میں چہم عدد بین

اور چہم بیس اسم پرستہ



اول واو ابدال کہ الف سے بدے مثلاً کوس و کاس بمعنی نقارہ بزرگ

امیر خسرو - بیت

دندمہ کاس باور خوش	کوس نودہ بر فلک کاسہ دوش
--------------------	--------------------------

و فرغ و فرغ بمعنی تاب و روشنی حکیم قطران

انہوئی ادب رنگ و نستربین شمیم	وزر وائی گزدمہ دھروستے فرغ
-------------------------------	----------------------------

اور ہامی تازی سے مثلاً نوی و ہی ضم اول سے بمعنی قرآن مجید و نوشتہ نوشتہ

اور ہامی فارسی سے مثلاً وام و پام اور جیم عربی سے مثلاً تدر و تدرج اور فامی

مثلاً یادہ و یادہ بمعنی پہودہ و کلاوہ و کلافہ اور دال ہجلیہ سے مثلاً کالیوہ و کالیوہ

معنی پریشان شیخ شیراز - شعر

ازین خضر قلمی کالیوہ	ہدی سرکہ در روی مالید
----------------------	-----------------------

منوچہری - بیت

نارہ بیل سحرگان دہاد شکبوی	مردم سرست را کالیوہ و شیدان
----------------------------	-----------------------------

اور میم سے مثلاً میوز و میوز مثلاً عمر خیام رباعی

آہا کہ اسیر عقل و تمیز شدند	در حسرت ہستویت ناخیز شدند
-----------------------------	---------------------------

رو با خبری و آب انگور گزین	لین بخیران بغیرہ میمیز شدند
----------------------------	-----------------------------

بر و اسیدہ و پرہیدہ فتح با تازی و ہا فارسی سے کسی چیز کو سردی یا گرمی نرمی

یا زشتی سے اور اک سے لئے سن کرنا شہرہ آفاق - شعر

برکہ برو اسید آن اذام را	در کف خود دیدیم خام را
--------------------------	------------------------

شہاب الدین - شعر



ز پر و سیدن آن نازک اندام	شکفت اندر کفم گلهائی بادام
اور یاسی تختانی سے مثلاً سنہوز و ہنیز مثلاً فرووسی شعر	
خبردار از آیین و آئین و ہیز	اگر برشتہ ہفتہ نماذ است چیز
و انگور و انگیر و درشین بمعجمہ سے مثلاً حدیو و حدیش یعنی خداوند ابوسلم	
نیشاپوری - رباعی	
در طہارت اگر نمایم درویش	ز نیم چہ زنی بطنہ ہرم صندیش
دارد ہر کس ہا باندازہ خوش	در حادہ خود بندہ آزاد خدیش
حکیم رودکی بیت	
چہ خوش گفتن مژبان حدیش	اکن بدکس گزہ خواہی بخویش
دوسرہ فدا سیمہ مثلاً حافظ شعر	
دل خرابی میکنہ دلدار اگر کنیہ	زینہارامی دوستان من جانشین
یعنی جان من فدای جان شما	
تیسرہ واو بمعنی یاو مثلاً سفیدی - بیت	
گل ہین بخور زوشش ہشہ	این گلستان ہمیشہ خوش ہشہ
یعنی چہ روز پریشش	
چوتھی احرابیہ بمعنی بلکہ مثلاً حسین شنائی - شعر	
گردون سیاستی بجنب عتاب	جو زمانہ و شمع کمان کی ہست
یعنی بلکہ بجنب عتاب تو	
پانچوین واو معاوضہ مثلاً عرفی - شعر	



ز شوق کوئی تو پاؤں گم نہ کرے	ہزار جان گرامی یک قدم رفتار
<p>بعض نے اس دو کو داؤد نامیہ قرار دیا ہے *</p> <p>چہتی و ابابین جس کے اقبل ضمہ خالص و غیر خالص نہ ہو بلکہ فتح ہو مثلاً غور و دور۔ جو ر شور و غیرہ بعض اس کو داؤد ندین و درمیان بھی کہتے ہیں *</p> <p>ساتوین و او مجہول جس کے اقبل ضمہ خالص نہ ہو مثلاً ہور۔ ہور۔ گور۔ مور و غیرہ</p> <p>آہوین و او معروف جس کے اقبل ضمہ خالص نہ ہو مثلاً طور۔ دور۔ لور۔ صور۔ غور</p> <p>نویں نسبتی مثلاً ہند و نیکو کہ ایک و ہند سے منسوب ہے چاکو و بٹو کہ پٹ ایک قسم کا نرم شپینہ ہوتا ہے و ریشو و غیرہ *</p> <p>دسویں و او تقابل مثلاً فیضی۔ شعر</p>	
عشق بہت نہار شعلہ در تاب	عقل بہت نہار رنپہ در آب
<p>بعض اس کو داؤد ثبئیہ و داؤد لومیہ و اوسویہ بھی کہتے ہیں *</p> <p>گیارہویں و او بمغنی مع۔ مصرع پیری و صد عیب چنین گفتہ اندہ</p> <p>و خالہ۔ شعر</p>	
ہر کس و کار در ہر خرو بار در گے	ہر دل و بار در خالہ و سودا کے تو
<p>بارہویں شبیہ شلا و اللیل و شمس القمر و اللہ صہر علی۔ شعر</p>	
وہ چہ ناخن کہ بخود پروازد	ہفت بہت ہلال اندازد
<p>از شیح الحدوث</p> <p>تیرہویں زائد کہ کلام میں اس کے معنوں کی کچھ حاجت نہ ہو مثلاً لیکن لیکن</p> <p>ایک و دیک، سودی۔ بیت</p>	



کہ اسی سیکھت این شکل من است	ولیکن قلم در کف و قلم من است
<p>مصرع لیکنش مہر و فانیست خدا یا بدش</p> <p>چو دہوین واو مبالغہ مثلاً برومند و نومند یعنی صاحب ثمر بسیار و صاحب تن و قوی و صاحب شریح الحروف کے اور کو وادراؤ لکھا ہے</p> <p>پندرہویں جالیہ جسے حالت کے معنی پائے جاوین مثلاً بیت</p>	
داغ ز ناتوانی افسوس کی گیت	دندان کا دندان ہیں لب گردنی من
<p>یعنی حالت لب گردنی من مصرع من و انداز نامی مرغ بسمل میل بیت</p> <p>مردم و برزند گانم رحم سے آید کہ تو</p> <p>سولہویں سہتین کہ لفظ گزہ پراس کلام کے اول میں کہ اثبات اسکا</p> <p>دوسرے کلام کی نفی کے حالت میں ہو آئی مثلاً قطعہ</p>	
ہفتا من گلے ناچیز بودم	ولیکن مدتی با گل شستم
حال ہنشین در من اثر کرد	و گزہ من جان خاکم کہ ہستم
<p>ستہویں تصغیری کہ اعلام و اسمی آخر میں آئے مثلاً پسرو یعنی پسر خورد</p> <p>و شیخو شیخ خورد شعر</p>	
بر من نظری نہیں کدای پسرو	چشم خوش تو کہ آفرین باد بر او
<p>بعض ہکو واد زعم ہی کہتے ہیں</p> <p>اٹھارہویں عطفی کہ دو مفردوں میں واقع ہوتا کن یہ مفتوح مثلاً مصرع</p> <p>من و تو در میان کاری نداریم خاقانی</p>	
ہشت خط و ہشت چرخ شمش جہات عقل	چار ارکان سے ارواح و دم کوں ایک دست



اور اگر دو جملوں میں واقع ہو تو اسکو علیحدہ منفوق پڑھنا چاہئے اور کبھی محذوف

## صائب - بیت

بقدر ہر سکون راحت بود بنگر مرتب | | |  
دویدن رفتن تہا دلش مشق غور و ن مردن

بعض مواقع میں واو عطف کا حذف ہونا بھی فصاحت و بلاغت کے زیادہ  
ہونے کا باعث ہوتا ہے مثلاً بیت

قربان شوم ترا کہ نہ استہ ہنوز | | |  
اخلاص و محبت میں اعتقاد من

انہد ادین واو عطف کا لانا مغل فصاحت ہے مثلاً مصرع ہوسہ گزتم از  
لبش یک دوسہ چار پنج شمش \*

انیسویں واو استبعاد - کہ متعبد و متعبد میں واقع ہو مثلاً  
حافظ - بیت

من و انکار شراب این چہ حکایت شد | | |  
غالباً اینقدر عقل کفایت باشد

## شعر - قتیل

از تو برگیرم دل با دگری یار کنم | | |  
اسی بقربان تو صبد دل میں این کار کنم

بیسویں واو ترمیم کہ راہب اور مرہوب کے درمیان واقع ہو مثلاً خود و

چو فردا در آید بلند آفتاب | | |  
من و گرز و میدانی از اسباب

اکیسویں واو لزوم کہ لازم و ملزوم کے درمیان آئے مثلاً حافظ - بیت

باو می و نہ ابدان و تقویٰ | | |  
نایاب کہ ام وارد

بانیسویں واو کلمہ کہ دو قسم ہے (ادل) ملفوظی (دو سکر) ملفوظی

ملفوظی وہ ہے کہ تلفظ میں آئے خواہ متحرک ہو خواہ ساکن خواہ لکھی ہوئی



ہو مثلاً طائوس و دواؤد و دیوانہ و رضوان و گوش و ہوش وغیرہ  
غیر ملفوظی وہ ہے کہ تلفظ میں نہ آئے۔ خواہ مکتوب ہو اور یہ دو قسم پر ہے  
۱۔ اول (و ادبیان ضمہ۔ چونکہ الفاظ فارسی دو حرفوں سے کم نہیں کہ اول  
متحرک ہوتا ہے دوسرا ساکن اور تمام کلمات فارسی کا حرف آخر ہی ساکن  
ہوتا ہے اس واسطے و ادبیان ضمہ حرف تاء قرشت اور وال ابجد و جیم فارسی  
کے بعد لکھتے ہیں مثلاً دو و تو و چ اور اس واو سے ضمہ حرف ماقبل سے شنا  
کے سوا اور کچھ فائدہ نہیں ۴

(دوسری) و او معدولہ۔ معدولہ اسکو اس جگہ لکھتے ہیں کہ اس سے عدول  
کر کے دوسرے حرف سے منظم ہوتے ہیں اور وہ تلفظ میں اچھی طرح سے ظاہر  
نہیں ہوتی اور ہشام ضمہ ہی اسکو لکھتے ہیں اس لحاظ سے کہ اسکا اکثر خارج نقطہ  
دار مفتوح کے بعد لکھتے ہیں یہ فتح خالص نہیں ہوتی بلکہ ضمہ سے بور کہتی ہے  
اور اشام سے معنی ہی بوندن یعنی سونگھنے سے ہیں اور دس حرفوں کے  
اول آتی ہے۔ اول الف مثلاً خواب خوارزم خواجہ دوم۔ دوم وال مثلاً خ  
مراد فخریش یسیوم را مثلاً خور آفتاب چہارم زار مثلاً خور پنجم سین مہلہ  
مثلاً خوست یعنی کوفتہ و مالیدہ ششم شین نقطہ وار مثلاً خوش یعنی خوب  
نیکو ہفتم نون مثلاً اخوند ہشتم یاء مثلاً غوی و غویہ یعنی علف سبز جو ہم ہا  
خوہد یعنی سبج و ناراست و ہم ہا می فارسی مثلاً خولہ یعنی نادان کہی بہہ خار  
محض مفتوح ہوتی ہیں مثلاً سعدی۔ بیت

ہیں پر وہ بیند عملہائے بد	ہوں پر وہ پوشیدہ آلاسی خود
---------------------------	----------------------------



دیگر

وران مدت کہ مارا وقت خوش بود	ز ہیبت مشتعل و پنجاہ ہشتاد بود
------------------------------	--------------------------------

## حافظ - ابیات

ماہی کہ رخسار روشنی خور گرفت	گر و ستمش نبفشہ یکد گرفت
دلہا ہمہ در چاہ ز نخدان اندخت	دلچاہہ سر چاہ بعبہ گرفت

قطعہ

ای اند زمانہ کہ از روی سحر	مسند فراز گنبد اخضر نہادہ
باد ابلق سپہر ترا رام کر ظفر	صد دلخ بر حسین مہ خور نہادہ
تیسویں اور تخفیف کہ لفظ او کے تخفیف کرنے سے پیدا ہوتی ہے مثلاً	

شعر

دل ستیر کہ چہ داند ورا	عقل درین گم کہ چہ خواند ورا
------------------------	-----------------------------

چوبیسویں اور توسل شلابیت - سعدی شیرازی

اگر دعوتم رد کنی در قبول	ہر دست و دامن ال رسول
--------------------------	-----------------------

ہای ہوز

نفت ہین اس حرف کے معنی طمانچہ مارنے کے ہین اسکے پانچ عدد ہین اور  
سترو فہمین ہین \*

اول ہای ابدال کہ الف سے بدے شلابیج وایچ سنائی بیت

اصل جز بند و کمر ایچ نیند	ہمہ را از مودم ایچ نیند
---------------------------	-------------------------

اور ہای عربی سے مثلاً کہ ہد و کو بہانی کی مہج کو کہنے ہین اور با و فارسی سے



مثلاً کوہ و کوپ ایک پہاڑ ہے اور جیم عربی سے مثلاً - ناگاہ دنا کاج \*

### حکیم سوزنی - بیت

زہی دولت کہ من دارم کہ دیدم | چو تو مدوح کم را بنا کاج

رواہ و ابج فردوسی - بیت

چو تو شاہ نشدت بر تخت علج | فروغ از تو گیر وہمہ مرد ابج

اور خا و بجرہ سے مثلاً ہلا لوش و خلا لوش یعنی شور و غوغا حکیم رودکی - بیت

بر گرد گل سرخ کشیدہ خطا سہری | تا خلق جہا نرا فکندہ ان بخلا لوش

ناقصہ حسرو - بیت

ہلا لوش خوبان دین پیش اند | تو بے ہوش را در ہلا لوش کن

و خرنیہ ہرنیہ فردوسی - بیت

ہرنیہ ہا ندازہ گنج کن | دل از ہشی گنج بی بیچ کن

وخت و ہست و ہستی مقرر و معترف اور وال مملہ سے مثلاً شنبہ و شنبہ ہفتہ

کے پہلے روز کو کہتے ہیں منوچہری - بیت

بغال نیک بروز بہارک شنبہ | بند و گیر و مدہ روزگار نیک بہد

اور سین جہلہ سے مثلاً راہ و اس کہ لغت نژد و پانژد ہے اور نعین سے مثلاً

و لمغم ہر وزن و معنی مرہم اور فاسی مثلاً و لغت ضم اول سے اور کاف تازی

سے مثلاً پروانہ و پروانک فتح اول سے وہ جانور پوشیر کے آگے آگے آواز

کرتا ہوا جاکے تاکہ اور جانور اسکی آواز کے نیچے سے برکنار ہو جائیں یعنی

اُس رستہ سے پوشیدہ ہو کہ دوسری طرف چلے جائیں ۔۔



## خاقانی بیت

شاہ غضنفر سی تو دیروانہ نوین	پردانہ ورنہ پناہ غضنفر نکو تر است
------------------------------	-----------------------------------

اور لام سی مثلاً چاہ نرنگ و چال رنخ ابن یحییٰ بیت

شد دل خستہ من شد چال رنخت	زا نگار نپاشتہ تا لبان چال بشک
---------------------------	--------------------------------

اور سیم سی مثلاً با سرہ و با سرم با عربی سے وہ زمین جو زراعت سے لیے  
آرستہ کی جائی اور پناہ و پناہ مہنی پوشیدہ کر نیوالا کمال سہیل بیت

با اکابر مجلس و خلوت	گفت جو سی پناہ میجو اہم
----------------------	-------------------------

اور و اوسی مثلاً سامانہ و سامانوسی اور یا تختانی سی مثلاً راہگان راہگان  
اور اسی ہوز اکثر اوقات حروف قویہ الخرج سے ہم قافیہ لاتے ہیں و

## فردوسی بیت

چنین گفت ز بہر کاؤس شاہ	بیانید پیش از بہم ہسلح
-------------------------	------------------------

دوسری نامی اضافی کہ نصاحت کی واسطے کلمہ کے آخر میں الف دون کے  
بعد آئی مثلاً فصلانہ و نذرانہ و مہرانہ و سالیانہ و مانانہ۔

تیسری۔ تائیدی مثلاً فاضلہ عاقلہ عالمہ عالمہ بالغہ وغیرہ۔

چوتھی۔ لیاقتی مثلاً گوہر شانہ و کلام فاضلانہ و امیرانہ و عاقلانہ۔

پانچویں۔ مصدری مثلاً زارہ یعنی زار عربی مین معیوب کر نیوالا اور فارسی

مین ضعیفی اور رونا ابو مشکور۔ بیت

ہزار زارہ کنم نشوند زارہ من	بخلوت اندر ہا تو ہزار زارہ کنم
-----------------------------	--------------------------------

چھٹی۔ زائد مثلاً رستم و رستم و زردشت و زردشت بیان ہمیان معنی کر



ساتویں عاطفی مثلاً خوردہ رفت و کشیدہ ہر دو حفظ بیت

نہال تن زہن پر کندہ رفتی	دلہ را در بلا انگندہ رفتی
--------------------------	---------------------------

و از کار خور و باعث یافتہ سوار شد بعض اسکا ہی تعقیبہ ہی کہتے ہیں +  
آخرین جالیہ کہ فعل اضی کے بعد آئے اور حالت سے معنی دہی مثلاً شستہ  
در سیدہ طغرا بیت

صنوبر بیکہ دل در رقص بستہ	ندیدہ یک نفس رشتہ
---------------------------	-------------------

نروغنی است دلیل سپگان کمان  
کہ چون سوار بنیرل رسید پادہ شوق  
نامی شستہ و سیدہ نامی مفعول نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ دونوں فعل لازم ہیں۔ اگر شیح  
نویں نامی ضمیر کہ لفظ ہو کا مخفف ہے اور عبارت عربی سے مخصوص ہے  
مثلاً دام اقبالہ و نوالہ و کمالہ و سلمہ وغیرہ۔

وسوین نامی وقف کہ کلمات عربی کے آخر میں بجائی تار مثلاً نوقانیہ اور  
کسی بجائی تار تانیث آئے مثلاً رحمت و رحمہ و ملت و منہ و جنت و جہنم و دولت  
و دولت و حکمت و حکمہ و بالہ و جلیلہ و ستورہ و غلغلہ

گیارہویں مقدار یہ کہ اسما کے آخر میں تعین مقدار کے لیے آئے مثلاً یکروزہ  
ویک ماہ و یکسالہ و دو ماہ و چند سالہ و یکشنبہ وغیرہ

بارہویں نامی تسمیہ اسکا اسماء و افعال کے آخر میں ملحق کرتے ہیں اور  
بہ نسبت اصل مادہ علم کے تار ویتے ہیں مثلاً زادہ سبزہ و دانہ نیکہ سفیدہ کو بہ  
دیدہ کردہ گوشہ چمانہ و ریزہ و لالہ و نشانہ

تیرہویں تسمیہ کہ اسما کے آخر میں الف و لون جمع کے بعد واقع ہو مثلاً

تاریخ



## ماشتانہ و غنیمت - بیت

اگلی ورکتب دگا ہے بجانہ	اگلی گشتے غر نخوان عاشقانہ
-------------------------	----------------------------

و دوستانہ و شایانہ و غریبانہ و زندانہ یعنی وہ چیز کہ بادشاہوں اور وائوں اور غریبوں اور دوستوں کی مانند ہو اور زبانہ کے معنی شعلہ کے ہیں کیونکہ وہ زبان کی مانند ہوتا ہے اور گوشہ مثل گوش (صاحب بران قاطع کہتے ہیں) کہ جب کسی چیز کو کسی چیز سے کہ اس کے مشابہ ہو تب یہ دین تو حرف اسی ہوز اس کے آخر میں لاتے ہیں مثلاً شاہا سے مذکورہ۔

چو و ہویں - اسی مفعول - کہ ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد آئے اور لفظ شدہ کے معنی وہ مثلاً شندہ - دیدہ - چکیدہ - گزیدہ - خریدہ وغیرہ۔  
پنہ برہویں - اسی فاعل مثلاً چوندہ - پوندہ - گوئندہ۔

سولہویں نسبتی - کہ اسما کے آخر میں آئے اور نسبت کے معنی نسبت سے ہائی جاوین مثلاً ہرکارہ و ناکارہ صاحب (غیاث اللغات و شرح الحروف) نے ناکارہ و ہرکارہ کی ہر کو مبنی ہائی فاعل لکھا ہے مثلاً حفظ - بیت

ہر چند کہ ناکارہ بکار دل و جانم	در کار خون حفظ چہر کارہ و دلم
---------------------------------	-------------------------------

اور صاحب گلبن اکبر نے معنی نسبت اور کہی بعد یا و نوں نسبت کے یہی ملحق کہتے ہیں مثلاً پارینہ و گنجینہ وغیرہ۔

سترہویں اسی کلمہ اسکی دو قسمیں ہیں

اول مظهر کراول آخر واد وسط کلمات میں واقع ہو مثلاً ہر چند ہمہ ہر چہر کو  
اھ اور جمع کی حالت میں خواہ اس کے اقبل کسرہ فتح یا ضمہ ہو بحال خود رہے



مثلاً زہ و ذرہ و کوہ و اندوہ اور حالت تصنیف میں مفتوح مثلاً کہ یکہ  
اندوہ یک اور اضافت کے وقت کسور مثلاً زہ من زرہ من اندوہ من اور ابے  
ما قبل مضموم یا مفتوح سوائے کلمات کے کہ ان کے قبل واو یا الف ہوں اور وہ بضرورت  
نظم حذف کر دئے گئے ہوں کسی کلمہ میں نہیں پائی گئی مثلاً کوہ کا مخفف کہ و  
چاہ و زلہ کا مخفف چہ و رہ

دوسرے محقق کلمہ ہوا اور حرکت ما قبل پر کتنی ہو وہ حرکت ہی مدوڑ  
اور کبھی مقصورہ ہوتی ہیں مثلاً حافظ

چراغ رومی تراشع روز پروا	مرا ز عشق تو با حال خویش پروا نہ
--------------------------	----------------------------------

لفظ پروا نہ میں مد حرکت ہے اور مقصورہ ہو تو ای جمع کے الحاق کے وقت  
ساقط ہوگی مثلاً جامہ و جامہ و خامہ و خامہ اور تصنیف و یا ہی نسبت کے  
منصرد و الف و نون جمع کے ملحق کرنے کی حالت میں کاف فارسی بجا نیکی  
مثلاً جامک و خامک و خانہ خانگی و بیگانہ و بیگانگی و شمشک و  
نروایہ و زوایگان اور اضافت کے وقت ہمزہ سے مثلاً جامہ من خامہ من غیر

لاسی نافہ
-----------

علوم الناس سکولام الفنا یہی کہتے ہیں عربی میں نہیں کیوں اسلئے آتا ہے مثلاً لا نصیر لا نصیر

ہمزہ
------

ایک نسخہ خط ہی علوم ہمزہ کہتے ہیں عربی میں ایسک کوئی صورت مقرر نہیں کہی  
الف سے مثلاً رایت جزاک کہی و او سے مثلاً ہذا جزوک کہی یا سے مثلاً نظرت  
الی جزاک کہتے ہیں اور فارسی میں کسی حرف سے متصل نہیں ہوتا مگر منفصل



## یار تختانی

لغت میں ناحیہ و دیوار کو کہتے ہیں اسکے دس عدد ہیں اور اسکی چار  
قسمیں ہیں۔

اول یای ابدال کہ وال سے برے مثلاً بنیاد و بنیاد اور لام بھی مثلاً نامی  
وال یعنی نے شیخ رو بہمان بھلے۔ بیت

چنانچہ انوارم شود ببل پستان است | چو ریر و جم کشم و رسم شود جاش نہار آدا

اور امی ہو ز سے مثلاً روئیدہ روئند کہ معنی ظاہر ہو نیلا و نشہ دہا کہ نیلا و لا اور تہہ یکے کے مثلاً  
سعدی۔ بیت

یا مکن با پیدا مان دوستی | یا مکن خاں در خور و پیل

## محرم الزمان بدر چاچی۔ بیت

موی سر غول است شب یا زلف در غول شب | یا شک محمول است شب برت و صحرانختہ

## جامی

عاض حناتین یا قمر بالہ امر است این | یا شعاع شمس یا کینہ و ہاست این  
چشم تو جادوست یا ہوت یا صبا و خلق | یا دو بادام سیہ یا زکس شہلاست این

دوسری یا معروف کہ جسے با قبل کزہ خالص ہو اسکی گیا و قسمیں ہیں  
اول یای اثبات مثلاً فردا ضلے و کاتے۔

دوسری زائد۔ مثلاً کاریگر و کاریگر امیر خرو۔ بیت

بہاندار بر تخت زربار داد | بکار گیران گنج بسیار داد

تیسری یا ربالغہ۔ مثلاً علامی۔ فہامی وغیرہ۔



## چوتھی یا تشبیہی مثلاً نظامی - بیت

سرکہ رسد پیش تو پائی کند

نراغ بضر تو ہمارے کند

حقیقت میں یہ مصدری یا ہے

پانچویں یا ہی مفعول کہ اس کے بعد آئے اور لفظ کردہ شدہ کے معنی دی مثلاً

ہر ہی سندھی انتخابی یعنی ہر وسند و انتخاب کردہ شدہ

چھٹی یا ہی قائل کہ اس کے بعد آئے مثلاً کسبی ملا فوقی نیروی بیت

توت کسبی چہ کار آید بکوزی مرویش | از برای منع انزال آنکہ ایون میزند

وصیقل - زبہی - غوغائی - ججٹی - جہلی - کفایتی یعنی کسب - زویب - صیقل - غوغا

حجت - جہل - کفایت کنندہ -

ساتویں یا ہی متکلم کہ عربی بین اسما و القاب سے آخر میں آئے مثلاً مخدومی

ستارسی - قبلہ گاہی - الہی و کرمی و عطی و خدا بگاہی و خداوندی و شفقی

یعنی مخدوم و ستاد من وغیرہ صائب

نویسد نور چشمی آفتاب آصفہ رورا | مہ نوبلہ گاہی خواند آن محاب ابرورا

اٹھویں یا ہی لیاقتند کہ مصدر کے آخرین لیاقت کے معنی دی مثلاً کشتنی

و خوردنی یکیدنی و گزیدنی یعنی لاین کشتن و خوردن وغیرہ صائب رشر

لعل و شہاب ہر دو بہم جوش میزند | لعل تو ہم یکیدنی و ہم گزیدنی

ش

شمع گرا تو کند و عوی نازک دنی | کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی

نویں مصدری کہ لفظ شدن کے معنی دی مثلاً بیداری و دوری ہستی و ہستی



اور عربی میں بھی مثلاً سلامتی اور نیز فارسی میں اہم فاعل ترکیبی کے بعد مثلاً و لہجہ عربی عیب گوئی  
فصل ہجشی زر ریزی یعنی و لہجہ شدن وغیرہ۔

دسویں خطابی کہ، فعال کے بعد آئے اور لفظ تو کے معنی دے مثلاً کر دی  
و گئی اور اس کے آخر میں بھی بمعنی لفظ هستی مثلاً طفلے و نیز ہوشے یعنی طفل مسخ  
و تیر ہوش ہستی۔

گیارہویں - نسبتی - مثلاً - حجازی - ہندی - فارسی - رومی - لاجوردی - لیلی  
ہجری - بلوچی اور تہا یا ہی نسبت الف اور واو کے بعد ا ق ہو تو یا کے ماقبل  
ہزہ کسور نامزد رفع اخبار ساکنین کے سبب سے لایا جاتا ہے - مثلاً طلّائے  
نیرانی عیسائی صفائی اور کبھی وہ الف کہ اسم کے آخر میں ہو حذف ہوتا ہے  
اور نیز کسور نامزد رفع اخبار ساکنین کے سبب سے لایا جاتا ہے - مثلاً طلّائے  
ان کے تو ہا تلفظ میں ہزہ کسور سے بدل جاتی ہے نہ کہتا ہست میں اور لامبت ہزہ  
ان ہا پر لکھتے ہیں مثلاً جامہ و شکل - پیٹہ - پستہ - شہر۔

پستہ جامہ تا بہر کرد	سہ و را خا در نظر کرد
اور کبھی یار کتابت میں بحال رہتی ہر مثلاً سہری اور جس کلمہ کے آخر میں	
الف و ہا و یا و تخفافی ہو تو یا سے نسبت سے وقت یہ قیوں و او سے ہر سہ	
میں مثلاً موسوی عیسوی عیسوی و نیا انیدی سامانہ سامانوی ہندی ہندی	
کچھ گجروی دہلی دہلوی و بریلی بریلی ہرووی وروی او کبھی یہ وا حذف	
کے گری کتہ میں مثلاً انوری بہریت	
واو کیا نام ہجشی رومی ازرق و نرا	بانہ شہرین زنی منور بہرین کا گری







چوتھی۔ بای مقدار یہ مثلاً ظوری۔ بیت

سخن را بار خاطر بود کو ہے      نبودش صاحبی جھٹکا کو ہے

پانچویں زائد کہ الف و واو کے بعد اس کے آخر میں اتمام کلمہ کے لیے نہ اضافت  
و توصیف کے واسطے آئے اس طور سے کہ اُس کے حذف کرنے میں معنوں میں کچھ

خل نہو مثلاً خدای سرای ہمای بیلیت

ہماے بر سر رفان از ان شرف دارو      کہ استخوان خورد و طاری نیا زارو

دوموے دجوے و روسے دجوے۔ سعدی

خدایے راست منسلک بزرگی و لطافت      کہ جرم بیند و نان برقرار میدارد  
اوپر الف و واو کے سوا بھی مثلاً ایک

اوپر نیز بای راہ بعض اس کے عربی و فارسی کے آخر میں لاحق ہوتی ہو مثلاً۔  
زیادت زیادتی صائب

زیر خاک غنی را بوم و رویش      اگر زیادتی ہست حسرتی تا چند

مخطی۔ طغرا

شب بزم اگر فخطی روغن است      چراغ پیالہ از روشن است

و نقصان و نقصانی حیاتی کیلانی۔

اگر نہ لازمہ ذات و شمنت بود می      یکسر نیز ندای خدای نقصانی

چھٹی بای مشترک کہ صیغہ ماضی و مضارع و استقبال و شکم میں تثنیہ و جمع کے لیے  
آئے مثلاً آمدید خواہم آمد کردیم وغیرہ

ساتویں بای تھکرا تھک و استخوان و تحارت کے معنی دئے مثلاً سٹھکے

سہا سہا سہا سہا سہا



مطربا در ازین مجتہد سرسے	کس و بایش ندید در یکجای
حافظ بیت	
یادار دھیر دل حافظ یاران	شاہبازی بشکار گسی می آید
آنحون - یای تعظیم مثلاً شتر	
بہر دل ز کھم و دوش مجلس آرائی	سسی قدیم اندام ما سیما سے
سعدی	
دشن چو دیدی تا توان لاف برت خود نزن	مضر نیست سر بہر سخوان نیست دہر برین
لون پائی اضماف کہ الف و و ا و ساکن کے لیے اظہار حرکت کے واسطے آئی مثلاً جابی او وروی او و پای من و موی تو دسویں یای استمرار کہ صیغہ واحد و جمع غائب ماضی و واحد و جمع کے آتھ آئے و اس سے مدام اور تکرار کے معنی حاصل ہوں مثلاً گردی گردی گردی۔	
نقطہ	
اگر فنی کمر بن زور آرمے	وگر کوہ بودی بختی ز جاہے
نخودی کہ خاطر را بہدیش	نمادی کہ فردا بکار آیدیش
سعدی شعہ	
بنو یک شیخ آمدے گاہ گاہ	نگر دمی خدا و دستہ زوی گاہ
اور جب کوئی حرف تنہا و شرط سے مثلاً کاش و اگر وغیرہ عمل پر آئی تو حذف ہوا اسکا جائز ہو مثلاً شقیع - اثر - بیت	
صبح پیری شد صیفہ غفلت با کشد	کاش بیداری نصیب بقدر خواب بود



یعنی بودے عرفی بیت

بہر پاتا بہ خدام تو میرفت، پھر خ | اگر نبود اٹھاس اٹھاس خنیں متعل

یعنی نبودی و مرزا جلال اسیر۔ ع گردی و لگی پیبری قت۔ یعنی دشتے

گیارہویں۔ یا ہی تمنا کہ صیغہ ماضی کے بعد آئے مثلاً جامی بیت

چہ بودی کہ پائیم درین کارگل | بکنجے فرد رفتی از کام دل

فوقانی۔ مولف۔ شعر

ز طوفان سرشک چشم برق آہ سوزام | شدی زیر وز برگ گنبد دوار بائستے

بارہویں یا ی شرط جزا کہ کہی شرط و جزا دوسے بعد آئی شعر

اگر امروز بودی خداوند جاہ | اگر دی خود از کبر و روی نگاہ

تیسرہویں یا ی تکیہ کہ مقید معنی وحدت ہو اور اس سے تحقیر و تذلیل

و تکریم و تعظیم بھی پائی جائے مثلاً فلان مردی است یعنی مرد بزرگ است و

فلان غلامی است چہ اصل میدار یعنی غلام حقیر است اور تاکید سے واسطے

مثلاً مصرع ہر کیے را بہر کاری ساختند۔ اور غیر معین چیز کی طرف دلالت

کرتی ہے مثلاً

یکی دیدم از عرصہ رو با | کہ پیش آدم بر پلنگے سوار

مصرع۔ و خرابات منان نیست چو من شیدا ئی اور مولف (جہا گیری) کہتا

ہے کہ یا ی تکیہ تعجب کے لیے ہی آتی ہے پس اگر مخاطب ہو تو اس کو معروف ہوتے

ہیں اور اگر غائب ہو تو مجہول۔

چو بہر مائی تخصیصی کہ اس سے ایک خاص چیز کی طرف ذہن میں ایما



کرین ان کو کہ شخص کی طرف راغب ہوں مثلاً لفظ کسی بین وحشی شعر

سن وازد ورتاشای گلستان کسے | بگاہی شدہ خرسند بہستان کسی

اصفی - شعر

ساز آید خدا یا دل میرانی را | یادہ ہر تہان ہیج سلمانی را

شعر

ہمہ شہر پزیر غویان منم و خیال ما ہے | چکنم کہ چشم بد خو کند بکس لگاہی

پندرہویں | یاسی وحدت کہ کیکی کے معنی دسی اور زکبرہ سی ملحق ہونہ معرفہ سے مثلاً بادشاہ ہے شعر

بادشاہی پسر مکتب واد | لوح سیمینش در کنار نہاد

و شخصے دگدگامی و امیری وغیرہ اور اگر یاسی مختص کے بعد آئی تو ہمزہ سے

بدل جاتی ہے مثلاً مصرع یکم روز بہ بندہ دل بسوخت

سولہویں | یاسی توصیفی اور اسکو یاسی اشارت وایا ابھی کہتے ہیں اور

اُسکے بعد کاف بیان صلہ کے واسطے خواہ متصل ہو مثلاً مصرع یاد وصلے

کہ دل از ہجر خبردار بود + خواہ منفصل مثلاً بیت

قاتلے خون مرار بخت کہ در روز جزا | نظر از ناز بہنگامہ محبت نہ کند

آگاہ اور کہی مار کے بعد ہمزہ سے تبدیل ہوتی ہے مثلاً مصرع خوش

بندہ کہ باشد منظور ایزد پاک +

چوتھی یارہ با بین و طرفین

کہ معروف ہو نہ مجهول اور اُسکے قبل ہو مثلاً شیطان حیران اسکو یاسی یا ابھی کہی



## خاتمہ الکتاب

خداوند لایزال کا کمال شکر ہے کہ تحقیق الحروف کی تحریر ختم ہوئی خدا  
تعالیٰ اپنے کمال کریم و فضل سے اسکو منظور نظر خاص و عام کرے طالبان  
علم اس سے فائدہ اٹھائیں میری حق میں دعائی خیر فرمائیں اور یہ نسخہ  
میرے نام سے دیا گئے فانی بین یادگار رہے آمین

## قطعات تاریخ

از تالیف طبع مفتی غلام اکبر تخلص اکبر نشی فیض و مختار عدالت

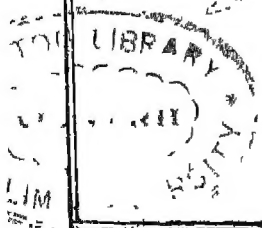
ابھی یہ نسخہ عمدہ تحقیق الحروف ایسا مفید  
بار ثانی چھپ چکا جو طبع اکبر سال  
طالبان علم کو بہن فائدہ دے جیسے انوف  
بولادول اب پہر ہو طبع تحقیق الحروف

از تصانیف حکیم مفتی محمد انور صاحب تخلص انور لاہوری

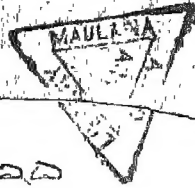
چون بفضل صانع لوح و قلم ارض و سما  
از رقم انور بنال انطباعش مصر  
بعد طبع این نسخہ عمدہ طبع ہر اہل قوتوف  
بوالعجب مطبوع اہل طبع تحقیق الحروف

از تصانیف مفتی غلام حیدر تخلص حیدر لاہوری

بار ثانی ہو گئی مطبوع طبع اہل طبع  
فیض حیدر شروش دل بی تاریخ سال  
کیسی خوبی و خوش سہولتی ہی تحقیق الحروف  
بولادول اب پہر چھپ چکی خوبی ہی تحقیق الحروف







CALL No.

ACC. NO. F. 142

AUTHOR

فوقانی اغلاسم سفدر

TITLE

معلومات فوقانی۔

ف ۲۲

Y.Y.Y.D

۲۰۴۶۵  
فوقانی، علی محمد  
- ۱۱۱

ملفوظات فوقانی -

Date	No.	Date	No.
For Binding			
List No. 6-83			
27			

Date \_\_\_\_\_  
For Binding \_\_\_\_\_  
List Number \_\_\_\_\_  
127-6-83

REF AT THE TIME



**MAULANA AZAD LIBRARY**  
**ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY**

**RULES:—**

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.



